پاکستان نظریاتی اتحاد

دستور۔اکتوبر2024

پاکستان نظریاتی اتحاد (پی این آئی) کا دستور:

درج ذیل میں (3) اہم اجزاء اور 19 آرٹیکل پر مشتمل ہے جس کے تحت جذ اول ایک شہری کی تعریف، جذ دوئم اغراص و مقاصد اور جذ سوئم پالیسی و حکمت عمل پر مبنی ہو گا۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

اس دیس میں لگتا ہے عدالت نہیں ہوتی
جس دیس میں انساں کی حفاظت نہیں ہوتی
مخلوقِ خدا جب کسی مشکل میں پھنسی ہو
سجدے میں پڑے رہنا عبادت نہیں ہوتی
یہ بات نئی نسل کو سمجھانی پڑے گی
کہ عریانی کبھی بھی ثقافت نہیں ہوتی
ہر شخص اپنے سر پہ کفن باندھ کے نکلے
حق کے لیے لڑنا تو بغاوت نہیں ہوتی

(حبیب جالب)

پاکستان نظریاتی اتحاد

فہرست　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　صفحہ نمبر

جذاول:

دیباچہ

تمہید و بُنیاد

آرٹیکل نمبر1:سیاسی جماعت کانام(Name of the Party)

آرٹیکل نمبر2:جماعت کا تصور(Party Concept)

آرٹیکل نمبر3:بنیادی نظریہ(Basic Ideology)

آرٹیکل نمبر4:جماعت کا نعرہ اور پرچم(Slogan and Flag)

آرٹیکل نمبر5:جماعت کی رُکنیت(Party Membership)

آرٹیکل نمبر6:ایک عام شہری کی تعریف(Definition of an ordinary Citizen)

جذ دوئم

آرٹیکل نمبر7:پالیسی و حکمت عملی (Policy and Strategy)

آرٹیکل نمبر8:بینکنگ نظام میں اصلاحات:

آرٹیکل نمبر9:سرکاری ملازمتیں

آرٹیکل نمبر10:عدالتی نظام:

آرٹیکل نمبر11:بہترین انتظامیہ:

آرٹیکل نمبر12:ریاست ہے کیا؟:

پاکستان نظریاتی اتحاد

جذ سوئم
تنظیم امُور:

آرٹیکل نمبر13:پی این آئی تنظیم ڈھانچہ

(PNI Organizational Structure)

آرٹیکل نمبر۔14:رہنماوں کی تعلیم اور مدت

(Qualifications and Tenure)

آرٹیکل نمبر۔15پارٹی عہدے داروں کا دائرہ اختیار

(Functions and Powers،Party Positions

آرٹیکل نمبر۔16فنڈز کی وصولی اور جمع کرنے کے قواعد وضوابط

(Funds Collection and Receipt

آرٹیکل نمبر۔17فنانس،اکاونٹس اور آڈٹ کا نظام

(Finance, Accounts and Audit System)

آرٹیکل نمبر18:پارٹی میں تنارعات کا حل

(Procedure for Resolution of Party Disputes)

آرٹیکل نمبر19:آئین میں ترمیم کا طریقہ کار

(Procedure for Amendment in the Constitution)

پاکستان نظریاتی اتحاد

پاکستان نظریاتی اتحاد

دیباچہ

اے اہل نظر ذوق نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت نہ دیکھ سکے وہ نظر کیا

اس حقیقت میں کوئی دو رائے نہیں کہ پاکستان بنانے کا اصل مقصد قرآن، سُنت و احادیث کی روشنی میں ایک فلاحی ریاست کا قیام تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان پر شروع سے ہی حکمران مسلط کیے جاتے رہے ہیں جس کی وجہ سے پاکستان بطور "فلاحی ریاست" آج صرف ایک خواب کی حد تک محدود ہو کر رہ گئی ہے جس کی تعمیر و تعبیر کیلئے پاکستانی عوام میں سے ایک خاص قیادت کو پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔"زندگی ایک ترقی پزیر عمل ارتقاء ہے جو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہر نئی نسل کو اس بات کا حق ہونا چاہیے کہ وہ اپنی مرضی کا ایک حل خود تلاش کرے وہ ایسا کرنے میں اکابرین کے علمی سرمایہ سے رہنمائی تو لے سکتے ہیں لیکن اکابرین کے فیصلے ان کے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکتے"

اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک طرف اسلامی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر عوام کی ذہنی اور فکری تربیت کی جائے اور دوسری طرف زندگی کے تمام شعبوں میں ایک ایسی قیادت کو تیار کیا جائے جو مسلمانوں کے سواد آعظم کے جذبات واحساسات کو سمجھتی ہو، اسلام پہ پختہ یقین رکھتی ہو اور زندگی کے تمام شعبوں میں اسے جاری وساری کرنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہو۔ یہی وہ صورت ہے جس میں قوم کی صلاحیتیں اور قوتیں باہم کشمکش کے بجائے مثبت تعمیر میں صرف ہوں گی اس طرح سالوں کی منزلیں مہینوں میں طے ہو سکیں گی۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

پی این آئی کا سیاسی علم بُلند کرنے سے پہلے پاکستان بنانے کا فلسفہ اور 77 سال پر محیط معروضی حالات کا بغور مطالع کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ پاکستان کے اصل وارث جو کہ "عوام" ہیں وہ پالیسی سازی میں اپنے کم اثرورسوخ کی بناء پر ہمیشہ سے پاکستان کی انتظامیہ میں کوئی خاص حصہ نہیں رکھتے ہیں اور ہمیشہ ملک کو درپیش مسائل پر ایک اضطرابی حالت میں مبتلا رہتے ہیں لہذا اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ علامہ اقبالؒ کے تصور پاکستان اور قائداعظمؒ کی قیادت سنبھالنے تک کے تمام مراحل و حصول پاکستان کی تمام جدوجہد کو اگر نہ سمجھا گیا تو اَحیاءِ اسلام اور مشرقی جمہوریت کی تمام کوششیں رائیگاں چلی جائیں گی۔ خلافتِ راشدہ کے بعد "فلاحی ریاست" کے قیام کی وہ ممکن عمل شکل جسے علامہ اقبالؒ نے پیش کیا، اس پر قائداعظمؒ کو قائل کرنے میں ۱۰ سال کا طویل عرصہ لگا۔ قائدِ اعظمؒ نے علامہ اقبالؒ کے پیش کردہ تصورِ پاکستان کی بنیادی اہمیت کو واضح طور سمجھنے کے بعد ان اصولوں پر عمل درآمد کرانے کے لئے ایک خطہءزمین کے حصول کے لئے "تحریک پاکستان" کو وجود میں لائے۔

علامہ اقبالؒ نے 21 جون 1937 کو قائدِ اعظمؒ کو وہ تاریخی خط لکھا تھا جس میں ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ "مجھے یقین ہے کہ جو سیاسی تنظیم ایک عام آدمی کی قسمت بدلنے کا وعدہ نہ کرے وہ ہماری عوام کو اپنی جانب مائل نہیں کر سکتی اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ بہت مصروف انسان ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ مرا آپ کو بار بار لکھنا آپ پر گراں نہ گزرا ہو گا۔ میرے اس اثرار و تکرار کی وجہ یہ ہے کہ میری نگاہوں میں اس وقت ہندوستان بھر میں آپ ہی ایک واحد مسلمان ہیں جس کے

پاکستان نظریاتی اتحاد

ساتھ ملت اسلامیہ کو اپنی یہ امیدیں وابستہ کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے کیونکہ آپ اس طوفان میں جو یہاں آنے والا ہے اس کی کشتی کو صحیح وسالم، باامن وعافیت ساحل مراد تک لے جائیں گے"۔

اسُ تاریخی خط کے نتیجے میں قائد آعظمؒ نے علامہ محمد اقبالؒ کے دیے ہوئے نظریہ کے تحت جدوجہد کا آغاز کیا۔یوں پاکستان کی قرارداد منظور ہوئی جس کی بنا منظم سیاسی جدوجہد کی شروعات ہوئیں بلاآخر قائد آعظم نے نہ صرف برصغیر بلکہ ساری دنیا سے اس حقیقت کو منوالیا کہ انسانی حقوق اور مسلمان دین کے مشترک ہونے کی بناپر ایک جداگانہ طرز زندگی رکھنے والی قوم ہیں۔برصغیر میں ایک الگ آزاد خود مختار مملکت کے مستحق ہیں۔قائد آعظمؒ نے اپنے تاریخی کلمات میں یہ بھی فرمایا تھا کہ "اگر ہم نے دو قومی نظریہ کی بناء پر پاکستان حاصل نہ کیا تو برصغیر میں نہ مسلمان باقی رہیں گے نہ اسلام اور اس سے اسلام کا تو کچھ نہیں بگڑے گا کہ وہ اپنے ظہور غلبہ کے لئے کوئی اور خطہء زمین تلاش کرلے گا لیکن ہمارا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا"۔

اس لئے بہت سے علماء دین کی مخالفت کے باوجود آپ نے جدوجہد آگے بڑھائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک آزاد خود مختار ریاست (پاکستان) حاصل کرلیا آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر پاکستانی بچے کو پھر سے علامہ اقبالؒ کے تصور پاکستان کی یاددہانی کروانی ہو گی اور اس فلسفہ کو سمجھنا اور سمجھانا ہو گا اور اسُ کے وارث کی حیثیت سے پاکستان میں ایک اچھے اور پائیدار انتظامیہ کے نظام کو قائم کرنے کے لئے اٹُھ کھڑا ہونا ہو گا جس کے لئے موجودہ حالات میں درپیش مسائل علامہ اقبالؒ کے پیش کردہ نظریہ کے مطابق حل کرنے ہوں گے اس لئے ہماری جدوجہد میں شامل ہوں اور

پاکستان نظریاتی اتحاد

علامہ اقبالؒ تصورپاکستان کی تکمیل کے لئے "پی این آئی" میں شمولیت اختیار کریں اوراس کے آئین پر عمل پیرا ہو کر حقیقی معنوں میں پاکستان اور عوام کی خدمت کریں۔

علامہ اقبالؒ کے تصور پاکستان کے نقاط:

1۔ علم وہنر: پاکستان میں علم وہنر کا مقصد نوعِ انسانی کی خدمت ہو گا نہ کہ حصولِ زرو سیم اوراس میں سکون کارواج ہی نہ ہو گا۔

2۔ مشینیں: پاکستان میں نہ ایسی مشینیں ہو نگی جو بھوتوں کی طرح انسانوں کے سرپر سوار ہو نگی۔

3۔ فیکٹریاں: نہ ہی فیکٹریوں کی چمنیاں فضائے آسمانی کو دھواں دھواں بنارہی ہو نگی۔

4۔ آفتابی حرارت: مشینیں خدمت گزاراور دھویں کی جگہ آفتابی حرارت(Solar Energy)

5۔ کسان: وہاں کا کسان نہایت مرفہ الحال اور خوش و خرم ہو گا اور نہ زمیندار کی سلب و نہب (Exploitation)اس کا خون چوسے گی اور نہ اس کی محنت کا محصل کوئی اور چھین کر لے جائے گا۔

6۔ سلب ونہب: چونکہ وہاں سلب ونہب (Exploitation)کا تصور ہی نہ ہو گا اس لیے باہمی مفاد کے تصادم (Clash of interest) کا بھی سوال نہ پیدا ہو گا اور جہاں پر مفاد کا تصادم نہ ہو وہاں پھر کشت وخون بھی نہ ہو گا۔ ہر طرف امن ہی امن ہو گا۔

7۔ اہل قلم: وہاں کے اہل قلم بھی پروپگنڈے کی دروغ بافیوں میں مصروف نہ ہونگے، نہ ہی وہاں کوئی سائل ہو گا نہ ہی محروم، نہ کوئی کسی کا آقا نہ غلام، نہ کوئی کسی کا حاکم اور نہ ہی کوئی کسی کا محکوم ہو گا۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

علاوہ ازیں تصور پاکستان میں معاشرے کی ناہمواریوں اور فساد انگیزیوں کا احاطہ کرتے ہوئے ان کا علاج بھی بتایا۔ چونکہ انسانوں نے اشیاء کو افراد کی ملکیت تصور کر رکھا ہے جو تمام فسادات کی جڑ ہے۔ یہاں پہ ہر شے اللہ کی ملکیت ہے اور انسانوں کے سپرد بطور امانت کی گئی ہے۔ زمین اللہ کی ہے اور افراد اس کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ یہ قرآن کے حکم کی صریحا مخالفت ہے۔ لہذا صحیح نظام یہ ہے کہ ہر شے "اللہ کی ملکیت" میں دے دی جائے۔ اس تمام محتاجی، غریبی، افلاس اور زبوں حالی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انسانوں نے اللہ کی زمین کو اپنی ملکیت سمجھ رکھا ہے اس لئے علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ "جب تم اپنی نگاہ میں یہ تبدیلی پیدا کر لو گے تو تمھاری خارجی دنیا خود بخود ہی بدل جائے گی" یہ تھا علامہ محمد اقبالؒ کے نزدیک اسلامی فلاحی مملکت میں معاشرے کا نقشہ اور اسلامی نظام کا محصل۔ پی این آئی کا تصور و نظریہ بھی انہی سنہرے اصولوں پر قائم کیا گیا ہے انہی سنہرے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر یہ جماعت پاکستان کا اصل تشخص قائم کرانے کے لئے مسلسل جدوجہد جاری رکھے گی۔

پاکستان کے اہم ترین امور جن کی وجہ سے ہمارا ملک تنزلی کا شکار ہے۔

- مسئلہ کشمیر:
- :۔ خارجہ اور داخلہ پالیسی میں بے ترتیبی اور تسلسل کا فقدان۔
- :۔ بیوروکریسی کا غلامانہ رویہ۔
- :۔ ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات میں غیر ہمسایہ ممالک کا غیر ضروری عمل دخل۔
- :۔ مسلمان ممالک کے مسلکی مسائل میں اپنے ملک کو قربانی کے بکرے کے طور پیش کرنا

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

باب اول

آرٹیکل نمبر 1:

تمہید وُبنیاد (Preliminary)

سیاسی جماعت کا نام (Name of the Party)

یہ کہ اس سیاسی جماعت کا نام اردو میں "پاکستان نظریاتی اتحاد" (پی این آئی) ہے جسے انگریزی میں (Pakistan ideological Alliance) (PIA) لکھا اور پڑھا جائے گا مخفف کے طور پر انگریزی کے تین حروف (پی آئی اے) درج کئے جائیں گے جو کہ پاکستان آئیڈیالوجیکل الآئینس سے تشبیہ ہیں۔

آرٹیکل نمبر 2:

جماعت کا تصور (Party Idea)

یہ کہ پی این آئی کا وجود عمل میں لانے سے پہلے قیام پاکستان سے اب تک کے معروضی حالات کا بغور تقابلی جائزہ لیا گیا اور مشاورت کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ پاکستان میں جمہوریت، جمہوری عمل اور جمہوری اداروں کو مضبوط کرنے اور پاکستانی معاشرے میں امن وسکون پیدا کرنے کے لئے مغربی پارلیمنٹری جمہوری نظام جو پاور یعنی طاقت کی سیاست پر مبنی ہے۔ اس کو اخلاقی اقدار پر مبنی سیاست سے تبدیل کرنا ہوگا۔ جس کو ختم کئے بغیر عام آدمی کی زندگی میں بہتری اور پائیدار ترقی کا حصول ناممکن ہے اس مقصد کے حصول کے لئے اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر نظریاتی سیاست پر مبنی صدارتی

پاکستان نظریاتی اتحاد

طرز کے جمہوری نظام کا آغاز کرنا ہو گا جو کہ نظریہ پاکستان کی بھرپور عکاسی کرے جو ایک مربوط سیاسی نظام کے مطابق چلنے والی سیاسی جماعت سے ہی ممکن ہو سکے گا۔ ایک مربوط نظام کی نسبت سے سیاسی جماعت کے قیام کے عمل کو آگے بڑھانے سے پہلے ماہ مئی 2018 میں مشاورتی گروپ نے مختلف سوالات کا بغور مطالع کیا اور اس میں مندرج ذیل اہم سوالات زیر بحث لائے گئے:۔

1 آیا کہ نئی جماعت کی ضرورت ہے بھی یا نہیں؟

2 ہم نئی پارٹی کیوں بنانا چاہتے ہیں؟ معروضی پس منظر میں معاشرتی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے یا اپنے مفادات کیلئے؟

3 جماعت کا نام، خاکہ اور مقاصد واضع طور پر کیا ہوں گے؟

4 پارٹی کے بنیادی اجزائے ترکیبی یعنی پارٹی کا نظریہ، مالی معاملات اور اخلاقیات کی حیثیت کیا ہو گی؟

5 تمام پاکستانیوں کے مفادات کے تحفظ، انُ کی قائدانہ صلاحیت کو ابُھارنے اور ان کا پالیسی سازی میں کردار کو کیسے یقینی بنایا جا سکے گا؟

6 پارٹی امور کیسے چلائے جائیں گے اور ایک اہل پاکستانی کو ایوان میں کیسے پہنچایا جائے گا؟

7 پارٹی کو کیسے فعال کیا جائے گا اور اسکی کی ملکیت شخصی یا اداراتی ہو گی؟

پاکستان نظریاتی اتحاد

سیاسی جماعت کے قیام کی ضرورت؟

مندرجہ بالا سوالوں پر مشاورتی گروپ کے تمام ممبران نے غور و فکر کے اس بات پر اتفاق کیا کہ نئی سیاسی جماعت کی اساس شخصیت کی بجائے نظریہ پر رکھنی ہو گی جس کے تحت تمام ممبران پارٹی نظریہ کے پابند ہوں گے نہ کہ کسی ایک شخصیت کے۔ لہٰذا ہم بحیثیت "پاکستان نظریاتی اتحاد" سمجھتے ہیں کہ معاشرے میں قوم کی تربیت کا کوئی مربوط نظام سرے سے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ملک میں ایک قوم کی بجائے بے لگام ہجوم نظر آتا ہے۔ لہٰذا ایک سیاسی جماعت کو نظریاتی بنیادوں پر قائم کرنا انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایک سیاسی جماعت دراصل ریاست اور ریاستی نظریہ کے تحفظ کی ضامن ہوتی ہے۔ سیاسی جماعت کا اولین مقصد وجود ریاست اور نظریہ ریاست پر قوم کی رہنمائی و تربیت کرنا ہوتا ہے جو ہر شہری کا بنیادی حق ہوتا ہے۔ ایک ایسی جماعت جو ہر شہری کو فرائض و حقوق سے آگاہی دینے کے لئے ان کی رہنمائی کرے اور یہ کہ ان کی نمائندہ جماعت کے طور پر ابُھرے، جو کرپشن سے پاک اصل پاکستانیوں پر مشتمل ہو اور نظریہ پاکستان کی محافظ اور ترجمان ہو جس میں فیصلہ سازی کا عمل اکثریت کی بنیاد پر نہیں بلکہ منطق، دلیل اور جمہوری (مشاورتی) خطوط کے بنیادی اصُولوں پر مبنی ہو کیونکہ کسی بھی پارٹی یا تنظیم کی ناکامی اور تباہی کا سبب "ملکیت کا تصور ہی ہوتا ہے" لہٰذا مشاورتی گروپ نے متفقہ فیصلہ کیا کہ پاکستان کو موجودہ مایوس کن حالات سے باہر نکالا جائے اور اس راستہ پر گامزن کیا جائے جو نظریہ پاکستان میں پنہاں ہے اس نسبت سے سیاسی جماعت کا نام "پی این آئی (پاکستان نظریاتی اتحاد)" چنا گیا ہے اور یوں جماعت کی آئین سازی کا مرحلہ شروع ہوا۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

آرٹیکل نمبر 3:

بنیادی نظریہ (Basic Ideology)

یہ کہ ریاست پاکستان کی اساس نظریہ پاکستان پر ہے جس کے لئے قائد آعظم محمد علی جناحؒ کی دس سالہ انتھک جدوجہد نے بلا آخر ساری دنیا سے اس حقیقت کو نہ صرف منوالیا بلکہ ایک الگ آزاد خود مختار ریاست، پاکستان کے نام پہ قائم بھی کر دی جس میں ہر وہ شخص پاکستانی شہری کہلانے کا حقدار ہے جو ریاست پاکستان کا مستقل رہائشی ہو، ایماندار، بہادر، جذبہ حب الوطن سے سرشار، کرپشن سے پاک اور قائد آعظمؒ کے نظریہ پاکستان پر یقین رکھتا ہو۔

درست معنوں میں پاکستان کو حقیقی فلاحی ریاست بنانے کے عمل کو فروغ دینے اور پائیدار انتظامیہ کو یقینی بنانے کیلئے پی این آئی کی بنیاد "ایمان، انصاف، ایثار، علم، صحت، ہنر، انسانیت اور خوداری جیسے سنہرے اصُولوں پر رکھی گئی ہے اور یہ سب کچھ عملی اقدامات سے ہی ممکن ہو سکتا ہے جسے نظریہ پی این آئی کے طور پر متعارف کروایا گیاہے۔ پارٹی کے بنیادی نظریہ کو عمل جامہ پہنانے کیلئے اور ہر ایک پاکستانی کو باشعور بنانے اور اسُ کی صلاحیت کو ابھُار کر ایوان میں پہنچانے کے عمل کو یقینی بنانے کے لئے ہی یہ پارٹی وجود میں لائی گئی ہے۔ تاکہ پاکستان کی باگ دوڑ اصل پاکستانیوں کے ہاتھ میں دی جاسکے گی اور ساتھ ہی ساتھ ایمان، انصاف اور ایثار، علم، صحت، ہنر، کے فروغ سے متعلق و قتاً فو قتاً خصوصی حکمت عمل بھی ترتیب دی جاسکے گی اور ابتدائی حکمت عملی اس آئین میں درج کر دی گئی ہے۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

آرٹیکل نمبر4:

جماعت کا نعرہ اور پرچم(Slogan and Flag)

4:1 پارٹی کا نعرہ:"ایمان، انصاف اور ایثار، علم، صحت اور ہنر"، یہ کہ پی این آئی کا نعرہ پارٹی کی بنیادی اساس / نظریہ اور اغراض ومقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے چنا گیا ہے۔

ایمان: بحیثیت انسان اور مسلمان ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر پاکستانی کا بنیادی فرض ہے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ محمد ﷺ اور قرآن و صحیح احادیث پر غیر مشروط ایمان رکھے اس کے بغیر نہ تو شعور ممکن ہے نہ ہی ترقی اور نہ ہی غربت وافلاس کا خاتمہ۔

- انصاف:۔ ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر ہر پاکستانی کا بنیادی حق ہے کہ اس کو عدل وانصاف کی فراہمی یقینی اور یکساں بنیاد پر سیاسی، معاشی ومعاشرتی زندگی کے ہر شعبہ زندگی میں میسر ہو اور اس کو جدید خطوط پر استوار کر کے سو فیصد آسودگی کا ہدف حاصل کرنے کی انتھک کوشش کی جائے گی تا کہ پائیدار امن کے اہداف کو حاصل کر کے خوشحال وفلاحی پاکستان کا دیرینہ خواب پورا کیا جاسکے۔
- ایثار:۔ ایثار وہ جذبہ ہے جو ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر پاکستانی کے اندر موجزن رہتا ہے جو ایک صحت مند معاشرہ ایک صحت مند قوم کا عکاس ہوتا ہے، اس جذبہ کے تحت لوگوں کیلئے کام کرنے کا صحت مند ماحول وساز گار حالات بنانے کی جدوجہد کی جائے گی۔ عوام کی عزت نفس کی بحالی ملک کے اندر اور بین الاقوامی سطح پر ایک اعلیٰ مقام دلاتا ہے۔ ایثار جیسے جذبے سے ہی ایک خوددار معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

- تحقیقِ علم:۔ ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر پاکستانی کا بنیادی حق ہے کہ وہ علم حاصل کرے کیونکہ تحقیق علم کے بغیر نہ ہی شعور، نہ ہی ترقی اور نہ ہی غربت و افلاس کا خاتمہ ممکن ہو سکتا ہے اس لئے تحقیق علم کے ہر شعبے میں چاہے وہ دنیاوی ہو یا دینی سب کو جدید خطوط پر اُستوار کر کے سو فیصد خواندگی کا ہدف حاصل کرنے کی انتھک اور مخلص کوششیں کی جائیں گی تاکہ پائیدار امن کے اہداف کو حاصل کیا جا سکے اور خوشحال و فلاحی پاکستان کا دیرینہ خواب پورا کیا جا سکے۔
- صحت:۔ "پی این آئی" کے آئین کے مطابق ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر ہر پاکستانی کا دوسری چیزوں پر بنیادی حق ہے اسی طرح صحت کے شعبے میں بھی ہے اس لئے صحت کو بھی اس آئین میں اعلٰی درجہ دیا گیا ہے کیونکہ صحت مند جسم کے اندر ہی ایک صحت مند اور اعلٰی دماغ فروغ پاتا ہے۔ ایک اعلٰی درجے کا شعبہ ہی صحت مند معاشرہ اور ایک صحت مند قوم کا عکاس ہوتا ہے اس کے لئے صحت مند معیشت اور لوگوں کے لئے کام کرنے کا ماحول بھی صحت مند و ساز گار اور صحت افزاء بنانے کی جدوجہد کی جائے گی۔
- ہنر:۔ ہنر کا حصول بھی ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر پاکستانی کا بنیادی حق ہے عوام کی عزت نفس کی بحالی ملک کے اندر اور بین الاقوامی سطح پر ایک اعلٰی مقام دلایا ہے۔ ہنر سے ہی ایک خوددار معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہر ہنر سیکھنے پر خاص توجہ دینا بھی ریاست پر واجب ہوتا ہے

4:2 پرچم: یہ کہ پارٹی کا پرچم گول دایرئے کے اندر دائیرہ ہو گا جو کہ دو گہرے سبز رنگ کے درمیان سفید رنگ کی پٹی سے بنایا گیا ہے سفید رنگ غیر مسلم آبادی اور امن کی علامت ہے اور جس کے درمیان میں سفید حصہ پر چمکتا ہوا، سلور چاند ستارہ ہے، اور ساتھ ہی دونوں گہرے سبز حصوں پر

پاکستان نظریاتی اتحاد

سنہرے رنگ سے پارٹی کا نظریہ "ایمان، انصاف اور ایثار، علم، صحت، ہنر،" لکھا جائے گا۔ سبز اور سفید رنگ کی تشریح پاکستان کے قومی پرچم کی تشریح سے عبارت ہے اور استحکام کی نشاندہی کرتا ہے اور ایمان، اعتماد، وفاداری، حکمت، اتحاد، امن، ترقی، خوشحال، ذہانت، سچائی، اچھے سماج اور جنت کی کے درمیان علامت ہے چنانچہ یہ تمام رنگ اور ترتیب پی این آئی نظریہ اور مقاصد کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں۔ پرچم کا نمونہ اس آئین کے ضمیمہ نمبر 1 میں دے دیا گیا ہے۔

@@@@@@@@

پاکستان نظریاتی اتحاد

آرٹیکل نمبر5:

جماعت کی رُکنیت(Party Membership)

(1)5اہلیت: یہ کہ ہر وہ پاکستان کا شہری جس کی عمر ۱۸ سال ہو اور جو پی این آئی کے نظریہ پر یقین رکھتا / رکھتی ہو اور اس نظریہ کا پابند ہونے ک اعادہ رکھتا / رکھتی ہو وہ اس جماعت کا رُکن ممبر بننے کی اہلیت رکھتا / رکھتی ہے۔

(2)5رُکنیت ک طریق: یہ کہ خواہش مند فرد کو جماعت کا رُکن ممبر بننے کے لئے پی این آئی کی رُکنیت کے فارم پر اپنے دستخط، ایک موجودہ رُکن کی تائید کے ساتھ اپنے قریبی یا مرکزی دفتر میں جمع کرانے ہوں گے یا دیگر صورت میں دستخط شدہ فارم پارٹی کے کسی بھی موجودہ رُکن یا دستخط کنندہ کے حوالے کرنا ہو گا جو ضروری کاروائی کے لئے مرکزی دفتر میں جمع کرنے کا پابند ہو گا۔ مجاز رُکنیت ضروری دفتری کاروائی کے بعد آئندہ ماہ کی فہرست میں شائع کرے گا اور ممبر کے کارڈ کا اجراء کرے گا جو کہ وضع کردہ پتہ پر ارسال کیا جائے گا۔ رکنیت فارم آئین کے ضمیمہ نمبر2 میں دیا گیا ہے۔

(3)5رُکنیت کی مدت اور فیس:

پی این آئی کی رُکنیت تاحیات اور مفت ہو گی۔ جبکہ کارڈ کی پرنٹنگ اور ڈاک کے اخراجات سے منسلک ہو گی اور صرف ایک بار رُکنیت کے وقت واجب الادا ہو گی۔ ابتدائی طور ۱۰۰ روپے سکہ رائج الوقت پاکستان میں رہنے والے افراد کیلئے اور ۱۰ امریکی ڈالر سکہ رائج الوقت بیرون ملک مقیم پاکستانی کیلئے

مقرر کی گئی ہے۔ مستقبل میں اس فیس پر نظر ثانی ہر پانچ سال بعد کی جائے گی اور مرکزی مجلس عاملہ / شوری سے منظوری کے بعد لاگو کی جائے گی۔

(4)5 رُکنیت کی معطلی و منسوخی: پی این آئی کی بنیادی رُکنیت کو بغیر اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کئے بغیر معطل نہیں کیا جاسکے گا۔ رُکنیت صرف اُس صورت میں منسوخ کی جاسکے گی جو پارٹی کے آئین سے انحراف یا بدعنوانی یا بد عملی ثابت ہو جائے۔ اس ضمن میں کوئی بھی حتمی فیصلہ مرکزی مجلس عاملہ / شوری سے منظوری کے بعد کیا جائے گا۔

(5)5 رُکنیت سے استعفیٰ: پی این آئی کی بنیادی رُکنیت سے استعفیٰ کی منظوری مرکزی مجلس عاملہ / شوریٰ کی قائم شدہ ایک مخصوص کمیٹی تحقیقی عمل کے بعد کرے گی جو کہ استعفیٰ موصول ہونے کے بعد ۱۴ روز کے اندر حتمی فیصلہ کرنے کی پابند ہو گی۔

@@@@@@@@@

پاکستان نظریاتی اتحاد

آرٹیکل نمبر6:

(6:1)یہ کہ اس آئین میں تحریر شدہ اغراض ومقاصد میں کبھی بھی کمی نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی ایک شہری کی تعریف کو تبدیل کیا جاسکتا ہے البتہ ترمیم کے ذریعے ایسے مقصد یا مقاصد کا اضافہ کیا جاسکتا ہے جو کہ پارٹی کی اساس یعنی پارٹی نظریہ، نظریہ پاکستان اور پاکستان کے قومی آئین سے متصادم نہ ہو۔ جبکہ پالیسی وحکمت عمل کا جائزہ ہر پانچ سال بعد ماہرین کی ایک کمیٹی کے ذریعے لینے کے بعد جدید خطوط سے واضع کیا جائے گا اور ضرورت کے تحت ایک پاکستانی کی تعریف کی تشریح کی جاسکتی ہے اس پورے تجدید کے عمل میں جدید دور کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پارٹی کی بنیادی اساس اور اغراض ومقاصد سے ہم آہنگی کو یقینی بنایا جائے گا۔پارٹی کے مرکزی عہدے دار اپنے اثاثوں کی تفصیلات ای، سی،پی کے قوانین کے مطابق تجدید کرنے اور معلومات مہیا کرنے کے پابند ہوں گے۔

(6:2) ایک عام شہری کی تعریف (Definition of an ordinary Citizen)

یہ کہ "ہر وہ شخص جو عاقل، بالغ، زہنی وجسمانی طور پر صحت مند ہو اور جمہوری عمل میں شراکت دار اور منطقی ہوتے ہوئے بھی قومی پالیسی سازی میں اثر ورسوخ سے قاصر ہو۔ روزانہ، خوراک، لباس، صحت)حاصل کرنے کی قوت خرید نہ رکھتا ہو، ریاست میں مستقل سکونت پزیر ہو جس کا مال، جان اور وقت ریاست کی بہتری میں لگا ہوا ہو۔ ریاست کا ایک عام شہری یا سٹیک ہولڈر کہلا سکتا ہے۔

(6:3) بنیادی اغراض ومقاصد: (Fundamental Aim and Objectives)

(6:3): یہ کہ پی این آئی، ایک سیاسی جماعت بنانے کی بُنیادی غرض یہ ہے کہ کوئی بھی سیاسی جماعت ملک میں پنپ نہیں سکتی جب تک وہ مقامی سوچ اور اقدار کو پروان نہ چڑھائے۔ کسی بھی سیاسی جماعت کا بنیادی مقصد ریاست کے نظریہ پر شہریوں کی رہنمائی وتربیت کرنا ہوتا ہے۔ موجودہ مغربی پارلیمنٹری جمہوری نظام جو قوت (طاقت) کی سیاست پر مبنی ہے اس میں سیاسی جماعتوں کی بجائے سیاسی کمپنیاں پروان چڑھائی گئی ہیں جس کی وجہ سے ملک مختلف گروہوں، خاندانوں، ذات وبرادری اور طبقوں میں تقسیم ہو چکا ہے ان کو دوبارہ قومی دھارے میں شامل کرنا، عوام جو مُلک خداداد پاکستان کے اُصل وارث ہیں ان کو سیاسی شعور سے طاقتور بنانا ریاستی نظریہ اور مضبوطی کو دوام دینا ہے اس مقصد کیلئے اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر اخلاقی نظریاتی سیاست کو ملک میں متعارف کرایا جائے گا۔ صدارتی نظام کا آغاز ایک مربوط نظام کے تحت چلنے والی سیاسی جماعت کے ذریعے کیا جائے تاکہ نظریہ پاکستان کی بھرپور عکاسی ہو اور مُلک میں بہترین انتظامیہ کے اہدف کے حصول کو حقیقی جمہوریت (شخصیت پرستی نہیں بلکہ دلیل اور اُصول پرستی)، مشاورت، جمہوری عمل کے فروغ اور جمہوری اداروں کی مضبوطی کے ذریعے یقینی بنایا جاسکے۔

(6:4) مقاصد: یہ کہ پی این آئی کے درج ذیل مقاصد ہیں جو کہ پارٹی کی بُنیادی رُکنیت فارم کا لازمی حصہ ہونگے:

(6:5) ہر ممبر پارٹی نظریہ یعنی "ایمان، انصاف، ایثار، علم، صحت اور ہنر،" پر عمل کرنے کا پابند ہو گا ریاست سب سے پہلے کی بنیاد اور تمام ادارے اس کے تابع کرنے کی جدوجہد کرنا۔

2۔انصاف کے لئے ہر کیس کی نوعیت کے مطابق سزاوجزاء کا عمل تین سے چھے ماہ اور زیادہ سے زیادہ نو ماہ میں مکمل کرنے کی جدوجہد کرنا۔

(6:6) اغیار کے لیے انصاف کا تقاضا اور اپنے لوگوں کو وعدہ حور، دوہرا معیار ختم کرنے کی جدوجہد کرنا۔

(6:7) ریاستی بینک اور بلا سود بینکاری نظام کو متعارف کرانے کی جدوجہد کرنا۔

(6:7) ملکی وسائل کی تقسیم آبادی کی قابلیت کے تناسب سے اور منصفانہ بنیاد پر کرنے کی جدوجہد کرنا

(6:8) تمام مذاہب کے حقوق و فرائض کی پاسداری و تحفظ کرنا حکومت کا فرض ہے۔اس پر عمل کرنے کی جدوجہد کرنا۔

(6:9) نفاد قومی زبان (اردو) بطور سرکاری زبان اور اساس / نظریہ پاکستان کو تعلیمی نصاب کا حصہ بنانیکی جدوجہد کرنا۔

(6:10) تعلیم ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور حق، حقدار تک پہنچانے کی جدوجہد کرنا۔

(6:11) سیاسی کلچر کو تبدیل کرنا، پاور پالیٹکس کو مورال پالیٹکس میں تبدیل کرنے کی جدوجہد کرنا۔

(6:12) افراد کی بجائے اداروں کو مضبوط اور اخلاقی بنیادوں پر استوار کرنے کی جدوجہد کرنا۔

(6:13) رشوت اور رشوت خور کی معاشرے میں کوئی عزت نہ ہو گی اس کا تحفظ ایک قبیح اور قابل سزا جرم تصور ہو گا لہٰذا ہر قسم کی رشوت ستانی کے خاتمہ کی جدوجہد کرنا۔

(6:14) پارٹی کے اندر اور باہر انصاف کا نظام قائم کرانے اور برقرار رکھنے کی جدوجہد کرنا۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(6:15)پارٹی کو حقیقی جمہوری خطوط پر استوار کرنے اور شخصیت پرستی کی نفی اور دلیل و منطق کے عمل کو فروغ دینے کی جدوجہد کرنا۔

(6:16)پارٹی میں اکثریت کی بجائے دلیل و ثبوت اور منطقی فیصلوں کی اہمیت اور نفاذ کیلئے ہر سطح پر اتفاق اور مشاورت کے عمل کو فروغ دینے کی جدوجہد کرنا۔

(6:17)حکومتی اور پارٹی عہدے سازی کے عمل کو پارٹی کے وضع کردہ قواعد وضوابط کے مطابق فروغ دینے کی جدوجہد کرنا۔

(6:17)نظریاتی ورکروں کی ہر سطح کے پارٹی عہدے داروں تک رسائی کے عمل کو فروغ دینے کی جدوجہد کرنا۔

(6:17)پارٹی ٹکٹ کا اجراء پارٹی سے ٹھوس وابستگی اور پارٹی کے وضع کردہ قواعد وضوابط کے مطابق کیا جائے گا اس کی جدوجہد کرنا۔

(6:17)ہر پاکستانی کی صلاحیت ابُھارنے میں معاون بننا اور حقیقی ضرورت مند کے ایک حد تک اخراجات میں حصہ ڈالنے کی جدوجہد کرنا۔

(6:17)پارٹی کے مالی معاملات ایک جامع اور باقاعدہ فنانس واکاونٹ کے نظام کے تحت چلانے کی جدوجہد کرنا۔

(6:17)اہل اور پڑھے لکھے باصلاحیت خواتین وحضرات کو صوبائی اسمبلیوں، پارلیمنٹ اور مقامی حکومت کا ممبر بنانے کیلئے جدوجہد کرنا۔

(6:17)عوام کی ترقی وخوشحالی کیلئے بلا تفریق یا رنگ و نسل، مذہب ومسلک اور زبان ذات وبرادری

کے لئے خدمات بجالانے کی جدوجہد کرنا۔

(6:17)پاکستان میں مستقل قانونی طور پر بسنے والا ہر شخص پاکستانی شہری ہے اور پاکستانی شہری ہونے کے ناطے سے مسلم اور نان مسلم حقوق وواجبات اور فرائض میں سب برابر ہیں کی جدوجہد کرنا۔

(6:17)1973 کے قانون کے تحت متفقہ طے شدہ مسائل کو دوبارہ طے نہیں کیا جائے گا اس کی جد وجہد کرنا۔

@@@@@@@@

جذ دوئم

آرٹیکل نمبر-7

آرٹیکل (7) پالیسی وحکمت عملی (Policy and Strategy)

پی این آئی کی پالیسی اور حکمت عمل کی بنیاد مندرجہ ذیل سنہرے اصولوں پر مبنی ہے

(7-1)پارٹی کا نظریہ:"ایمان، انصاف، ایثار، تعلیم، صحت اور ہنر"۔

(7-2)پارٹی کے اغراض ومقاصد، نظریہ پاکستان اور بہترین انتظامیہ کے سنہرے اصول ہیں اس ضمن میں پائیدار ترقی کے تین بُنیادی ستون، تعلیم، صحت اور ہنر کے مابین توازن قائم کرتے ہوئے ملکی ترقی وخوشحالی کے لئے اقدام بھی کئے جائیں گے۔

(7-3)عام ادمی کو مختلف شعبہ جات میں یکساں مواقع فراہم کرنے اور اسے بلا تفریق کامیاب بنانا۔ نئ صنعت و حرفت کا قیام، ٹیکس اصلاحات، بہترین تعلیم کی یکساں فراہمی اور بنیادی حقوق کے تحفظ

کیلئے ان اہداف کے حصول کو فروغ دیا جائے گا جو آئین پاکستان، نظریہ پاکستان اور نظریہ پی این آئی سے متصادم نہ ہوں فلاحی ریاست کے قیام میں معاون و مددگار ہوں گے اور ہر معاملہ پر علامہ اقبالؒ اور قائد اعظمؒ کے افکار سے رہنمائی حاصل کی جائے گی۔

(7-4) مختلف اہم شعبہ جات کیلئے حکمت عملی درج ذیل ہے تاہم ضرورت کے تحت کسی بھی وقت کسی بھی نئے شعبہ سے متعلق تفصیلی پالیسی اور حکمت عملی اُس شعبے کے ماہرین کی سفارشات سے مرتب و وضع کی جائے گی۔

(7-5) آئین پاکستان: 1973ء کے متفقہ آئین کی تمام ترجیحات کو نظریہ پاکستان اور نظریہ پی این آئی کے تقاضوں کے مطابق نظر ثانی کے بعد اس کو اصل حالت میں بحال اور نافذ العمل کرانے اور بہترین انتظامیہ کو ایک مضبوط جمہوری عمل کے تحت یقینی بنانے کی کوشش کی جائے گی تاکہ پاکستان کو ایک حقیقی فلاحی ریاست بنایا جا سکے۔

(7-6) اہل لوگوں کی ایوان تک رسائی: یہ کہ اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ پی این آئی کے ٹکٹ کے ذریعے ۱۰۰ فیصد اہل لوگوں کو ایوان / پارلیمنٹ / حکومتی اداروں میں نمائندگی کیلئے بھیجا جائے گا۔

(7-7) بدعنوانی / کرپشن ک خاتمہ: یہ کہ بدعنوانی / کرپشن کے خاتمہ کیلئے احتساب کے نظام کو قانون سازی کے ذریعے موثر کیا جائے گا۔ ایسی قانونی اصلاحات نافذ کی جائیں گی جو بلا تفریق فوری کر وائی عمل میں لانے کیلئے معاون ہوں اور جن کے ذریعے سخت سے سخت سزا کا تعین و اطلاق بھی کیا جا سکے۔

(7-8)مسئلہ کشمیر: بانی پاکستان نے فرمایا پانی زندگی ہے اور زندگی کی علامت شہہ رگ ہوتی ہے اگر یہ کٹ جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے اور کہا کہ سارا پانی کشمیر سے پاکستان میں داخل ہوتا ہے جس کی اہمیت اتنی ہے جتنی انسان کے لئے شہہ رگ کی ہے اور ہم اپنی شہہ رگ کاٹنے کی ہمت اور اجازت کسی کو نہیں دے سکتے۔ لہٰذا کشمیر کی حفاظت کی ذمہ داری پاکستان پر ہے۔ اس کا حل اقوام متحدہ کی قرار داد اور کشمیریوں کی خواہش اور ارادوں کے مطابق کرانے کیلئے سفارتی کوششیں تیز کی جائیں گی اور ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ یہ مسئلہ جلد سے جلد حل ہونا چاہیئے۔

(7-9) محرومیت اور بین الصوبائی ہم آہنگی کا مسئلہ:

یہ کہ تمام صوبوں، بالخصوص چھوٹے صوبوں، میں محرومیت کے خاتمہ کیلئے مسائل کا اَحاط کر کے جامعہ اِصلاحات نافذ کی جائیں گی اور اس ضمن میں بلوچستان، دیہی سندھ، جنوبی پنجاب، خیبر پختونخواہ کے پسماندہ علاقے و شمالی علاقہ جات بشمول کشمیر، گلگت بلتستان اور فاٹا پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے گی اور بُنیادی سہولتوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ترقیاتی منصوبے شروع کئے جائیں گے اور صنعت و حرفت کا قیام عمل میں لایا جائے گا تاکہ مقامی پاکستانی شہری سہولیات زندگی کی ایک صف میں شامل ہو سکیں اور ان کی محرومیاں ختم ہو سکیں۔

(7-10) تمام صوبوں کے مسائل کے حل اور کسی بھی تشویش کو دور کرنے کیلئے مرکز و بین الصوبائی ہم آہنگی کیلئے خصوصی اَقدامات عدل و انصاف کی بنیاد پر کئے جائیں گے اور اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔ اس ضمن میں بلوچستان کو خصوصی اہمیت حاصل ہو گی جس کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی کہ بلوچ بھائی ہر شعبہ ہائے زندگی میں صف اول میں لائے جائیں اور انکے ساتھ ناانصافی نہ ہونے پائے۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(11-7) نئے صوبوں کا قیام اور انتظامی اُمور: وسائل کی تقسیم کو بہتر کرکے نئے صوبوں کا قیام انتظامی اُمور کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔ جغرافیائی حد بندی ہمیشہ انتظامی مفادات مد نظر رکھ کر ہی متعین کی جاتیں ہیں جغرافیائی حد بندی نہ تو لسانی بنیاد پر ہونی چاہیے نہ ذاتی خواہشات اور نہ ہی انتقامی بنیادوں پر۔ یہ فیصلہ عوامی ضروریات کی بنیاد پر، ان کو سہولت بہم پہنچانے کی خاطر اور وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہونا چاہیے حکومت ریاست کے ایماء پر کسی بھی حصہ کو شہر یا صوبہ کا درجہ دینے سے پہلے وہاں آبادی کی حد کا تعین، اس علاقے میں موجود وسائل و ذرائع کی دستیابی کا باقاعدہ سروے کرانے کے بعد وہاں موجود سہولیات کی فراہمی اور روزگار کے مواقع کا درست اندازہ لگاتی ہیں اور انتظامی قابلیت کو یقینی بنانے کے بعد نئے شہر اور صوبے آباد کرتی ہے۔ چونکہ فیصلہ، تمام ذرائع اور وسائل حکومت کے کنٹرول میں ہوتے ہیں اور یہ حکومت کے بنیادی فرائض اور عوام کے بنیادی حقوق ہیں۔ جس کو پاکستان کے 1973 آئین کے آرٹیکل نمبر 1 بنیادی حقوق کی شق نمبر 1 میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

(12-7) تعلیم و تربیت: کسی بھی ریاست میں اہم ترین چار ادارے ہوتے ہیں جہاں قومی تربیت ممکن ہے۔ 1: گھر، 2۔ مسجد، 3: مدرسہ، 4: میڈیا۔ لیکن بد قسمتی سے معاشی ناہمواریوں کی وجہ سے پاکستان میں یہ چاروں ادارے تباہی کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ پی این آئی ان اداروں کو معاشی بدحالی سے نکال کر از سرِ نو منظم کرکے قومی دھارے میں شامل کرے گی اور ان کی اہمیت کے اعتبار سے درجہ بدرجہ خصوصی توجہ دے گی۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

پرائمری بنیادی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے گی ابتدائی طور پر کم از کم پی، ایچ،ڈی ڈگری کے حامل خواتین وحضرات کو اسکولوں میں بطور پرنسپل اور ماہر نفسیات، ماسٹر ڈگری کے حامل افراد کو بطور اساتذہ تعینات کیا جائے گا۔ عام طور پر بچوں میں توڑنے وجوڑنے کا رجحان، جستجو اور صلاحیت موجود ہوتی ہے اسی میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے تحقیقی شعبہ تعلیم کو جدید خطوط پر اُستوار کیا جائے گا جس کے لئے اصلاحاتی عمل درج ذیل ترجیحات کو مد نظر رکھ کر کیا جائے گا، علماء کی مشاورت اور ان کی مدد سے ایک ایسا نظام ترتیب دیا جائے گا جس سے قومی تربیت اور دینی تربیت نظریہ پاکستان کے مطابق کی جاسکے۔

(7-13) حصول تعلیم: ابتدائی تعلیم ہر پاکستانی کیلئے لازمی ہوگی، ہر اسکول میں ماہر نفسیات اساتذہ مقرر کئے جائیں گے جو بچوں کی نفسیات اور رجحانات کے مطابق ان کے مستقبل کی نشاندہی اور رہنمائی کریں گے۔

(7-14) ابتدائی تعلیم کی پالیسی: ہر بچے کو قومی زبان میں دی جائے گی۔ بچے سب کے سانجھے کی بنیاد پر پورے پاکستان میں سائنسی تحقیقی تعلیمی نصاب اور معیار میٹرک تک ایک جیسا بالکل مفت اور لازم ہوگا، پاس یا فیل کے نظام کو از سر نو رائج کیا جائے گا اور طبقاتی (گریڈ سسٹم) تعلیمی نظام کو ختم کیا جائے گا۔ البتہ ذہین طلباء کی انتہائے تعلیم تک حوصلہ افزائی کی جائے گی، پہلی سے آٹھویں تک بچوں کو گھر میں کام (Homework) کرنے کو نہیں دیا جائے گا ان کے لئے کھیل کے میدان بنائے جائیں گے جہاں ذہن سازی کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت پر زور دیا جائے گا نجی اسکولوں کا نصاب سرکاری اسکول کے مطابق ہوگا۔ اساتذہ کی تنخواہ سرکاری اسکول و قوانین کے تحت ہر سال وضع کی جائیں گی

اوران کا نفاذ یقینی بنایا جائے گا۔ نجی اسکول فیس کی حد بھی ہر سال سرکاری اسکول و قوانین کے تحت مقرر کی جائے گی اور اس کا نفاذ یقینی بنایا جائے گا۔ ملک میں اعلیٰ درجے کی سائنسی تحقیق اور فنی تعلیم عام کی جائے گی۔

(15-7) **نصابی تعلیمی بورڈز کا قیام:** مرکز اور صوبوں میں ایک ایک مرکزی تعلیمی بورڈ قائم کئے جائیں گے جو قومی ثقافت، سوچ اور دین کے مطابق نصابی کتب تیار کریں گے۔ سائنسی علوم اور دور جدید کے تقاضوں کے مطابق بین الاقوامی تعلیمی وانتظامی معیار پر گہری نظر رکھیں گے تاکہ ان کی سفارشات کے مطابق مقامی سائنسی کتب کو ترتیب دی جا سکے۔ اس کی باقاعدہ ٹریننگ اور تعلیمی نصاب میں بدلتے ہوئے حالات اور ترقیاتی تقاضوں کے مطابق ردوبدل کی جاتی رہے گی۔ ملک میں زیادہ سے زیادہ سائنسی تحقیق اور فنی تعلیم کو رواج دیا جائے گا۔ تمام دینی مدارس کو مرکزی تعلیمی بورڈ سے منسلک کیا جائے گا۔

(16-7) دیہات کی آبادی بالخصوص کسانوں کیلئے ان کے قریب زرعی تعلیم کا بندوبست اور ملک میں مزدور آبادی کیلئے اُن کی رہائشی کالونیوں میں بہتر تعلیم کا بندوبست کیا جائے گا اور اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ دوران تعلیم اساتذہ بچوں کے والدین کی مشاورت سے ان کے ذہنی رجحانات کے مطابق تعلیم میں مدد فراہم کریں۔

(17-7) تمام تعلیمی اداروں میں عربی زبان، کردار سازی جو اسلامی معاشرے کا حسن ہے، قرآن وحدیث، اخلاق وچال چلن کی تربیت کا انتظام لازمی ہو گا۔

(18-7) ہائر ایجوکیشن کے اداروں میں اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(7-19)ملکی قوانین کے مطابق غیر مسلم کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے کی اجازت ہو گی اور وہ اپنے مذہب وعقیدہ کے مطابق حصول رزق و تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

(7-20)انتظامیہ کے تمام شعبہ جات میں قومی نظریہ پاکستان کی بنیاد پر تربیت وترقی کا نصاب مرتب کیا جائے گا۔

(7-21)حفظان صحت:

ملک میں اعلیٰ پیمانے پر حفظان صحت اور علاج کا وسیع ترین جال جدید تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے قائم کیا جائے گا۔اور تمام علاج معالجہ مفت فراہم کیا جائے گا۔ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر کی سطح پر میڈیکل ٹیچنگ ہسپتال قائم کرنے کی کوشش جس میں نرسنگ ٹریننگ کا بھی وسیع انتظام کیا جائے گا۔ جبکہ ہر یونین کونسل کی سطح پر ٹرشری کیئر کیلئے اقدامات کئے جائیں گے۔ٹیچنگ ہسپتالوں میں ایلو پیتھی کے ساتھ ساتھ طب یونانی اور ہومیو پیتھک طریقہ علاج سہولت و تعلیم کے اہتمام کی کوشش کی جائے گی۔ مرض کی جلد تشخیص اور آسان بنانے کے لئے میڈیکل ٹیسٹ اور مشاورت کی سہولت ہر ٹرشری کیئر یونٹ کی سطح پر یقینی بنانے کیلئے اقدامات کئے جائیں گے۔ حکومتی سرپرستی میں زیادہ سے زیادہ دوا ساز ادارے قائم کئے جائیں گے جس کے لئے مختلف طبی جامعات کے شعبہ ادویات کی خدمات لی جائیں گی۔ تمام ادویات مارکیٹ میں لانے سے پہلے حکومتی لیباٹری سے رجسٹریشن اور پاس کروانا لازمی ہوں گی اور ادویات کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے گا جعلی ادویات کی تیاری میں مدد جرم تصور ہو گی۔ جس کی سزا بھاری جرمانوں کے ساتھ ساتھ سزائے موت ہو گی اس کے لئے قانون سازی کی جائے گی۔

(7:22)زریعہ معاش: حصول معاش کے باعزت اور بلاامتیاز مواقع مہیا کئے جائیں گے اور خواتین کو اپنے مخصوص شعبوں میں باعزت اور بھرپور مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

(7:23) دیہات میں کاشتکاری کرنے والے بے زمین ہاریوں میں ایک کنبہ کی کفالت جتنی زمین در کرہوں گی مفت مہیا کی جائیگی۔زرعی قرضہ جات بلاسود مہیا کئے جائیں گے۔ جش ت گزارہ زمین پر مالیہ معاف ہوگا۔اور معاوضہ صرف محنت کا ملے گا۔

(7:24) دیہاتوں میں بالخصوص یونین کونسل کی سطح پر چھوٹی چھوٹی صنعتوں کا قیام کر کے پھلوں، سبزیوں،ماہی گیری اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں بہتری لائی جائے گی۔

(7:25)زرعی آلات بنانے ومرمت کرنے،پولٹری فارم،ڈیری فارم اور کاشتکاری وغیرہ کے مراکز کا قیام یونین کونسل کی سطح پر کیا جائے گا شہروں میں نقل مکانی کے روجحانات کوروکا جاسکے۔

(7:26) دیہات میں بلاسود امداد باہمی کے اصول پر اجناس وضروریات کی خرید وفروخت کے بازار کھولے جائیں گے جس میں ”آڑھتی"نہ ہونگے تاکہ مقامی زمیندار آڑھتی کی لوٹ مار سے نجات حاصل کرسکے۔

(7:27) بے آباد بنجر اور پتھریلے علاقوں میں صنعتوں کا وسیع جال بچھایا جائے گا تاکہ زرعی زمینیں محفوظ بنائی جاسکی دیہات اور شہری زندگی سے بے روزگاری کو مکمل طور پر ختم کردیا جائے گا۔

(7:29)گزارہ الاونس: حصول رزق کے تمام اقدامات کے باوجود اگر کوئی شخص بے روزگار رہ جائے تو اس کو حصول روزگار تک اس کی علمی قابلیت کے مطابق گزارہ الاونس سرکاری خزانے سے دیا جائے گا۔

(7-30) سرپرستی سے محروم، عورتیں، معذور افراد اور پیشہ ور فقیر: معذور ہو جانے والے افراد، کسی وجہ سے روزگار کے قابل نہ رہنے والے افراد، سرپرستی کے فوت ہو جانے سے یتیم، بیوہ اور بے سہارا افراد کی کفالت و تربیت ریاست کی ذمہ داری ہو گی۔ خواتین کو وراثت میں حصہ قانون کے مطابق دیا جائے گا اور یہ ریاست کے ذمہ ہو گا۔

(7-31) ریاست ان تمام ہنر مند ذہین اور باصلاحیت افراد کی حوصلہ افزائی اور توقیر کرے گی جو کسی بھی وجہ سے علم حاصل کرنے سے معزور رہے اور ایسے افراد جو کسی بھی شعبے میں کوئی غیر معمولی صلاحیت اور اہم نئی ایجاد کرنے کے اہل ہوں ان کو قانونی تحفظ دیا جائے گا جو کسی وجہ سے غیر قانونی کے زمرے میں آتے ہوں گے۔

(7-32) ملکی دولت پاجارہ داری ک خاتمہ: یہ کہ ایسا نظام وضع کیا جائے گا کہ جس کے تحت دولت چند ہاتھوں یا خاندانوں میں نہ سمٹ سکے گی اور ایسے تمام منفی عناصر کی روک تھام کے لئے اصلاحات مرتب و نافذ کی جائیں گیں۔ سودی کاروبار، سٹہ بازی اور دیگر جن بھی زرائع کے ساتھ عوام کا استحصال کیا جارہا ہے ان کو بند کرنے کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے۔ اس کی تفصیل اَرشد نعیم چوہدری کی کتاب "پاکستان فلاحی ریاست" میں درج معاشی نظام میں موجود ہے۔

آرٹیکل نمبر 8

بینکنگ نظام میں اصلاحات:

موجودہ بینکنگ نظام ہی دراصل تمام فساد کی جڑ ہے اس کی بنیاد سود پر رکھی گئی ہے جو پاکستان نظریہ اور قومی سوچ و مفاد و معاشرتی کلچر کے منافی ہے۔ ساری دنیا کا واحد نظام ہے جس کی وجہ سے انسانیت کا استحصال ہوتا ہے۔ اس کا واحد حل بناسود معاشی نظام میں پنہاں ہے جو پاکستانی قوم کی ضرورت اور جذبات کی درست ترجمانی کرتا ہے جو پی این آئی متعارف کرائے گی۔ بناسود بینکنگ نظام کا مکمل خاکہ کتاب "پاکستان فلاحی ریاست: میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(8:1) یہ کہ نقد تجارت، بینکاری نظام کو متعارف کرانا ریاست کی ذمہ داری ہو گی۔

(8:2) تمام بینکوں اور اداروں کو پابند کیا جائے گا کہ وہ ریاست کے ایماء پر مضاربت اور مشارکت کی بنیاد پر کاروبار کریں۔

(8:3) بینکنگ کے شعبہ میں تمام ناجائیز ذرائع سے حاصل کردہ دولت ان سے واپس لے لی جائے گی۔ اگر کوشش کے باوجود ان کے اصل متاثرین تک نہ پہنچائی جا سکی تو بیت المال میں جمع کر دی جائے گی۔

(8:4) بینکنگ کے شعبہ میں چور بازاری، سمگلنگ، ہنڈی کا استعمال اور کسی بھی غیر قانونی عمل پر مکمل پابندی ہو گی اور قانون کے مطابق جزا و سزا طے کی جائے گی اور کسی کو استثنیٰ حاصل نہ ہو گا۔

(8:5) سرکاری اخراجات میں تخفیف: یہ کہ حکومتی اخراجات میں سادگی اور عدم نمود و نمائش کی بنیاد پر تخفیف کی جائے گی۔ سرکاری تقریبات، سفارت خانوں، صدر اور وزیراعظم اور حکام بالا،

ممبران شوریٰ) پارلیمنٹ (، سرکاری و نیم سرکاری اور خود مختار اداروں اور تمام محکمہ جات کے اخراجات پر ایک اعلیٰ کمیشن قائم کر کے ضروری اور غیر ضروری اخراجات کا تعین کیا جائے گا جسکی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے فضول اخراجات ممنوع قرار دیئے جائیں گے۔ اور اس چیز کی پابندی نہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(8:6) تجارت: چھوٹے اور درمیانے درجے کے تاجروں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات بہم پہنچانے کے لئے ان سے مشاورتی عمل کے ذریعے اقدامات کئے جائیں گے تاکہ تجارت کے اس پہلو کو بھی خوب فروغ مل سکے۔ اس کی تفصیل کتاب "پاکستان فلاحی ریاست" میں درج ہے

(8:7) چوربازاری، ذخیرہ اندوزی ممنوعات میں سے ہو گا اور ملاوٹ کا مکمل خاتمہ کرنے کیلیئے جامع اقدامات کئے جائیں گے اس طرح زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کے رجحانات کی حوصلہ شکنی کی جائے گی اور ایسا کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا اور ایک بااختیار پرائیس کنٹرول ادارہ قائم کیا جائے گا۔ تاکہ ایک مناسب نفع کا رواج قائم کیا جاسکے اور اس طرح ایک عام آدمی کو مناسب فائدہ پہنچایا جاسکے گا۔

(8:8) درآمدات اور برآمدات پر تمام تاجروں کو یکساں مواقع فراہم کرنے کیلیئے خصوصی اقدامات کئے جائیں گے جن کے تحت اجارہ داری کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

(8:9) ملکی پیداوار اور مصنوعات کی برآمدات کو وسیع ترکیے جانے کے لئے خصوصی حکمت عمل بنا کر نفاد یقینی بنایا جائے گا۔

(8:10) درآمدات کو اشد ضرورت تک محدود کر دیا جائے گا۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(8:11) صنعت وحرفت: کلیدی صنعتیں جن کا براہ راست تعلق عوامی مفادات سے ہو گا یا ملکی دفاعی نظام سے ہو گا (جیسے اسلحہ ساری، صنعت فولاد، پٹرولیم، معدنیات، صنعت جہاز سازی وغیرہ)، سب کو حکومتی نظام کے تحت چلایا جائے گا۔

(8:12) مشترک ونجی سرمائے سے چلنے والی نئی صنعتوں میں بونس کے عوض مزدوروں کے حصے کا تعین کیا جائے گا۔

(8:13) ہر صنعت کیلئے زیادہ سے زیادہ آمدنی کی حد مقرر کر دی جائے گی اور حد سے زائد آمدنی مزدوروں میں بونس کی شکل میں تقسیم کر دی جائے گی۔ اس طرح غریب اور امیر میں دولت کی تقسیم منصفانہ انداز میں ہو سکے گی اور دونوں کے مابین دولت کا فرق کم سے کم ہونا شروع ہو جائے گا جس سے ہر ایک شہری کی زندگی بہتر ہو جائے گی۔

(8:14) ہر پاکستانی شہری کو صنعت وحرفت کا پیشہ اختیار کرنے کا پورا حق حاصل ہو گا اور اس کے لئے اس کو ترغیب دی جائے گی اور ہر شہری کو سہولت مہیا کرنے اور سازگار ماحول دینے کیلئے قوانین مرتب کر کے نافذ العمل بنائے جائیں گے۔ اس کی تفصیل کتاب "پاکستان فلاحی ریاست" میں درج ہے۔

(8:15) جو کارخانے بدعنوانی اور ناجائز ذرائع سے قائم یا حاصل کئے گئے ہیں ان کو قومی تحویل میں لے لیا جائیگا۔

(8:16) حتی الامکان سارے کارخانے عوامی حصص / شراکت کے اصول پر قائم کئے جائیں گے۔

(8:17)مزدوروں کی اجُرت قابلیت، لیاقت وکارکردگی کی بنیاد پر طے کرنے اور ادا کرنے کے عمل کو یقینی بنایا جائے گا۔

(8:18) تمام صنعتوں میں کم سے کم اجُرت / تنخواہ کی ادائیگی کے قوانین پر عمل داری کو یقینی بنایا جائے گا۔

(8:19)موجودہ ملکی مہنگائی کا حساب لگا کر کم از کم اتنی تنخواہ دی جائے گی کہ جس سے مزدور اپنے خاندان کی باسانی کفالت کر سکے نیز ہر نجی ادارے پر لازم ہو گا کہ وہ اپنے مزدور کا نام وفاقی گورنمنٹ کے ادارے EOBI میں اپنے قریبی آفس میں درج کرانے اور اسکی تمام تفصیل و کاغذات مزدور کے حوالے کرے اور اسے اس کی اہمیت بھی بتائے تاکہ وہ 60سال کی عمر کو پہنچ کر ایک سرکاری ملازم کی طرح پنشن حاصل کر سکے ایسا نہ کرنے والے مالکان کے خلاف سخت قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی اور اس ادارے کے قواعد وضوابط کے مطابق فیس ادا کرنے کی ذمہ داری بھی مالکان پر ہو گی۔

@@@@@@@@@

پاکستان نظریاتی اتحاد

آرٹیکل نمبر۔9

سرکاری ملازمتیں

(9)سرکاری ملازمتیں: تمام سرکاری ملازمین کے حقوق یکساں ہوں گے۔

(9:1)کم درجوں کے ملازمین کی رہائش، وسائل، سفر، علاج معالجہ اور بچوں کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام سرکاری وعام سطح پر ہو گا، بیماری، معذوری کی رخصتوں اور بڑھاپے کی پنشن اور حادثات کے معاوضہ کی سہولیات میسر ہو نگی۔ اور وفات کی صورت میں پس ماندگان کے گذارہ الاونس کا معقول بندوبست کیا جائے گا۔

(9:2) تعطیلات: یہ کہ عیداور ضروری تاریخی دنوں کی تعطیل کتنی ہوں دینی وملّی اور کاروباری تقاضوں کے مطابق کیا جائے گا۔

(9:3)دفتری اوقات کار: یہ کہ دفتری اوقات کار روزانہ 8 گھنٹے اور ہفتہ وار 40 گھنٹے سے زیادہ نہ ہونگے اگر کام خطرناک یا زیادہ توانائی کے خرچ کا ہو تو اسُ کے وقت میں مزید کمی کر دی جائے گی، اوور ٹائم جبری نہ ہو گا۔ اوور ٹائم کا معاوضہ دوگنا ہو گا۔

(9:4)زراعت: یہ کہ زراعت پاکستان کی معیشت کے لئے ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا درج ذیل اقدامات کئے جائیں گے۔

(9:5)یہ کہ ملک میں کسانوں کی مشاورت سے ایسی جدید زرعی اصلاحات مرتب کر کے نافذالعمل کی جائیں گی جو ماحولیاتی، موسمیاتی اور تمام دیگر تغیرات سے درپیش مسائل کا ادراک اور حل رکھتی ہوں۔

(9:6) یہ کہ یونین کونسل کی سطح پر زرعی مددگاری کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور ایکسٹینشن ڈپارٹمنٹ کو موثر بنایا جائے گا تاکہ عام کسان زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرسکے۔

(9:7) عام کسانوں کو جدید طریق کاشت سے آگاہی اور زیادہ سے زیادہ ریاستی سہولت کو بروقت اور یقینی بنایا جائے گا۔ جس میں بلاسود قرض کی سہولت شامل ہوگی۔

(9:8) موسمی تغیرات سے آگاہی کا جامع نظام بنایا جائے گا تاکہ کسان بروقت فائدہ حاصل کرسکے۔

(9:9) ناجائز طور پر قابض زمینوں کو واگزار کروایا جائے گا۔ لینڈ مافیا اور قبضہ گروپ کے لئے سخت سے سخت قوانین بنائے اور بلا امتیاز لاگو کئے جائیں گے۔

(9:10) صرف وہ زمین جائز تصور ہوگی جو وراثت، ہبہ، وقف یا فروخت کی گئی جائز طریق سے منتقل ہوگی۔

(9:11) مالک اراضی اور مزارعے کے درمیان حصے داری لکھنے کی ذمہ داری اور معاہدے پر آنے والے اخراجات مالک زمین ادا کرے گا اور بغیر قانونی معاہدے کے حصے پر زمین دینے یا لینے والوں کے خلاف قانونی کروائی عمل میں لائی جائے گی اور کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ مالک اراضی اپنی زمین پر ہر طرح کے تصرف کا مجاز ہوگا مگر مقرر کردہ مدت سے پہلے مزارع کی اپنی مرضی کے بغیر بید خلی نہیں کرسکے گا اور مزارعین کی بھی ذمہ داری ہوگی کہ وہ مالک اراضی کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں بدنیت اور جھوٹے شخص کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(9:12)زرعی زمینوں کا سیم و تھور سے تحفظ کیا جائیگا اور سیلابوں سے بچانے کے تمام ممکنہ انتظامات کئے جائیں گے۔

(9:13) نئی آباد کی جانے والی سرکاری زمینیں آسان شرائط پر خود کاشت کرنے والوں کو دی جائیں گی۔اس میں اولّیت اور فوقیت مقامی کاشتکاروں اور کھیت مزدوروں کو دی جائے گی۔

(9:14) تمام ملک میں نظام آبپاشی کو وسیع اور جدید خطوط پر اُستوار کیا جائیگا۔ضرورت کے مطابق بارشی پانی کے ڈیم،پانی کی نہریں عام کی جائیں گی اور چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائے جائیں گے اور کوشش ہو گی کہ ہر ڈیم سے پن بجلی کا حصول بھی ممکن ہو سکے۔بارانی علاقوں میں بارشی پانی کو محفوظ کرنے کیلئے زیادہ ڈیم بنائے جائیں گے۔تمام ڈیمز متعلقہ اداروں کے سروے کی روشنی اور ملک کے وسیع تر مفاد میں صرف تکنیکی اور بہترین مینجمنٹ کی بنیادوں پر بنائے جائیں گے اور کسی غیر متأثرہ اور غیر متعلقہ افراد کو مداخلت کی اجازت نہ ہو گی اور متأثرہ افراد کی بھرپور مشاورت اور رضامندی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

@@@@@@@@@

آرٹیکل نمبر۔10

عدالتی نظام:

عدالتیں فیصلے عدل وانصاف، دلیل وثبوت کی بنیاد پر کرنے کی پابند ہوں گے۔ موجودہ پارلیمانی نظام نے عدلیہ کو اپاہج بنا کر رکھا ہوا ہے۔ جہاں جج چاہتے ہوئے بھی انصاف نہیں دے سکتے۔ اکثریت کی بنیاد پر فیصلے نہیں عام شہری کے لئے عدل وانصاف کا حصول ناممکن بنا دیا جاتا ہے۔ پی این آئی آزاد عدلیہ کے تصور کو عملی جامہ پہنا کر اور حصول انصاف کے طریقوں کو سہل وستا بنانے کیلئے قانون سازی کرے گی اور ایک خاص مدت کے اندر انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا تا کہ عام آدمی کو بروقت اور تیز ترین طریقہ سے انصاف مل سکے۔

(10:1) ہر عدالت تین ماہ(90دن) کے اندر اندر کیس کا فیصلہ کرنے کی پابند ہو گی اور کسی قسم کے تاخیری حربوں کو تسلیم نہیں کیا جائے گا اگر کوئی وکیل انصاف کی راہ میں رکاوٹ بننے کی کوشش کرے گا تو اس کا وکالت نامہ کینسل کر دیا جائے گا اور اس صورت میں وکیل اپنے موکل سے لی ہوئی فیس واپس کرنے کا بھی پابند ہو گا اور اگر وکیل ایسا نہیں کرے گا تو اس کا لائسنس کینسل کرنے کا جج صاحب کو پورا اختیار حاصل ہو گا نیز وکیل اپنے مؤکل کو فیس وصولی کی رسید دینے کا بھی پابند ہو گا اس لئے وکیل کیلئے بھی ضروری ہو گا کہ وہ اتنے ہی کیس لے جتنے وہ آسانی سے حل سکتا ہو۔

(10:2) عدالتوں کے انتظامی نظام ونسق کے اعتبار سے انصاف کا حصول مفت کیا جائے گا تا کہ اس سے ہر ایک پاکستانی شہری فائدہ اٹھا سکے۔

(10:3)ججز کے تقرر کیلیئے اصلاحاتی نظام لایا جائے گا جس میں سفارش کی بجائے میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا اور صرف پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ہی تقرریاں عمل میں لائی جاسکیں گی نیز تقرری کے وقت سپریم کونسل کے کم از کم تین سینئرترین ممبران پبلک سروس کمیشن کی سربراہی کریں گے۔

(10:4)انتظامیہ کو عدلیہ میں چیلنج کیا جاسکے گا۔انتظامیہ کے کسی بھی ادارے اور اس کے ہر چھوٹے بڑے افسر اور ملازم کے کسی بھی حکم اور فعل کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکے گا۔ جھوٹ کی بنیاد پر قائم کردہ مقدمات کے اخراجات مدعی اور تفتیشی آفسر برداشت کرنے کے پابند ہونگے اور انہیں تمام اخراجات یا ہرجانہ(90)دن کے اندر اندر ادا کرنا ہو گا اور اگر وہ ہرجانہ ادا کرنے سے انکاری ہونگے تو ان کی تمام منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کو نیلام کرکے ہرجانے کی ادائیگی کی جائے گی۔

(10:5)کسی بھی جج کے تین فیصلوں کی تاخیر اس جج صاحب کو نوکری سے فارغ بھی کرسکتی ہے جسکے خلاف اپیل کا حق بھی انہیں حاصل نہ ہو گا۔

(10:6) اگر کوئی مدعی یا ملزم وکیل کی فیس ادا نہ کرنے کی پوزیشن میں ہو تو جج صاحب اس کیلیئے سرکاری وکیل بھی مقرر کرسکتے ہیں۔

(10:7)وکیل کے ہوتے ہوئے مدعی کو ماسوائے شہادت ریکارڈ کروانے کے عدالت میں آنے کی ضرورت نہیں ہو گی وہ اپنے کیس کی معلومات اپنے وکیل کے نجی دفتر سے لے سکے گا تا کہ عدالتوں میں بلاوجہ پیدا ہونے والے رش کو روکا جاسکے۔

(10:8)ججز کا پروبیشن وقفہ چھ ماہ سے ایک سال تک کا ہوگا تین ناقص کارکردگی کی رپورٹس نوکری سے فارغ کرواسکتی ہیں۔ ججز وکلاء کے لائسنس کو کینسل کروانے کی سفارش ملک کی سپریم جوڈیشل کونسل کو ہی کریں گے۔

(10:9)ججز اپنی تعیناتی کے وقت اپنی تمام اندرونی وبیرونی ہر قسم کی جائیدادوں کے گوشوارے جمع کروانے کے پابند ہونگے اس کے بعدہ ر سال بھی سالانہ رپورٹ کے ساتھ گوشواروں کی تجدید کروا نے کے بھی پابند ہونگے۔

(10:11)کرپٹ جج اور نا اہل وکلاء کے لائسنس کو کینسل کرنے کا اختیار صرف اور صرف ملک کی سپریم جوڈیشل کونسل کو ہی حاصل ہوگا ججز، وکلاء کے لائسنس کو کینسل کروانے کی سفارش ملک کی سپریم کونسل کو ہی کریں گے۔

@@@@@@@

پاکستان نظریاتی اتحاد

آرٹیکل نمبر۔11)

بہترین انتظامیہ:

انگریزوں کے زمانہ کے سول سروس کے نظام میں ایسی جدت انگیز تبدیلیاں کی جائیں گی جو نظریہ پاکستان کے اہداف حاصل کرنے میں معاون بنیں گیں جس میں اخلاقیات کے باب اور معیار کا اضافہ اور خاص خیال رکھا جائے گا۔

(11:1)بہترین انتظامیہ کے ادنی واعلٰی سب ہی آفسران عوامی حقوق کے نگہبان ہونگے۔ وہ دوران ملازمت کوئی دوسرا کاروبار کرنے کے مجازنہ ہوں گے۔ بصورت دیگر انتظامیہ کے رکن کو دوران ملازمت احتسابی عمل سے گزرنا ہوگا۔

(11:2)عوام اور حاجت مند افراد کے ساتھ حسن سلوک لازمی شرط ہوگی اور ہر ملازم کی کرکردگی حسن اخلاق سروس بک پر لکھی جائے گی۔

(11:3)دیانتدار اور بااخلاق لوگوں کو ہی سروس بک کی سفارش پر ترقی مل سکے گی۔

(11:4)عہدوں اور ملازمت سے ناجائز فائدہ اٹُھانے پر سروس سے علیحدہ کرنے کے ساتھ سخت سزا بھی دی جائے گی۔

(11:5) ہر سرکاری ملازم کی سروس پرفارمینس رپورٹ سالانہ جمع کروانی ہوگی اور لگاتار تین ناقص کارکردگی رپورٹس کے بعد نوکری سے فارغ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض سے غفلت برتنے پر سزا اور جرمانہ بھی کیا جائے گا اور تاحیات کسی دوسری سرکاری نوکری کو حاصل نہیں کرسکے گا جس کے خلاف اسے اپیل کرنے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ اگر کسی افسر کی طرف سے بغیر ثبوت کے کسی ملازم

کے خلاف غلط رپورٹ کسی رنجش یا بدنیتی کی وجہ سے جمع کروائی گئی تو غلطی ثابت ہونے پر اس آفسر کو بھی نوکری سے ہاتھ دھونے پڑیں گے اور اس کے خلاف قانونی کاروائی بھی عمل میں لائی جائے گی۔

(11:6) ٹیکس اصلاحات: جب تک ملک کو ٹیکس فری قرار نہیں دیا جاتا، درج ذیل ٹیکس اصلاحات کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا ملک میں معاشی مساوات قائم کرنے کے لیے منافع اور آمدنی کی حدیں مقرر کر دی جائیں گی اور تمام ناجائز ٹیکس ختم کر دیئے جائیں گے اور عوام میں امیر اور غریب کے فرق کو کم سے کم کیا جائے گا۔

(11:7) کوئی نیا ٹیکس ملکی و عوامی مفاد کے منافی عوامی نمائندوں کی مشاورت اور رضامندی کے بغیر نہیں لگایا جائے گا اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔

(11:8) بنیادی ضروریات ٹیکس سے مستثنیٰ ہونگی۔

(11:9) ٹیکس صرف مفاد عامہ اور ریاست کے مفاد کے پیش نظر لگائے جائیں گے۔

(11:10) نشرو اشاعت: یہ کہ پی این آئی ریاستی و قومی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے آزادی صحافت کو یقینی بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

(11:11) سچ اور حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرنے والے صحافیوں کے تحفظ اور ترقی کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی اور کسی جھوٹے اور غلط پروپیگنڈا کرنے والے صحافیوں کے خلاف سخت ترین قانونی کاروائی عمل میں بھی لائی جائے گی۔

(11:12) سچ اور ملک و قوم کیلئے مثبت پروگرام کرنے والے الیکٹرانک مڈیا اور اخبارات کو بھی حکومتی حمایت، تحفظ اور مکمل آزادی حاصل ہو گی البتہ ایک کوڈ آف کنڈکٹ مشاورتی عمل کے بعد

پاکستان نظریاتی اتحاد

مرتب کرکے سختی سے نافذ العمل بنایا جائے گا جسکی پابندی تمام نشر و اشاعت سے وابسطہ اداروں، افراد' سوشل میڈیا اور سوشل میڈیا ایکٹیوسٹ پر لازم ہوگی اور اس امر کو بھی یقینی بنایا جائے گا کہ نشر و اشاعت میں ریاست و قوم کا مفاد، نظریہ پاکستان کا پرچار، اسلامی رسم و رواج اور عوامی مفاد کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ نہیں تمام وسائل و مسائل کی تبلیغ و تشہیر پاکستان کے استحکام و سالمیت اور عوام کے نقطہ نظر کو مدِنظر رکھتے ہوئے استعمال کئے جائیں گے اور صرف ملک کے اندر بننے والے اشتہارات کی ہی نشر و اشاعت کی اجازت ہوگی کسی قسم کے غیر اخلاقی اشتہارات نشر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(11:13) تمام بین الاقوامی اُمور میں ریاستی وقار و احترام' عزت اور اسلامی اقدار کو ملحوظ خاطر رکھنا لازم ہوگا، ایسا نہ کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(11:14) تمام دنیا میں مظلوم و محکوم قوموں کی حمایت کی جائے گی۔

(11:15) بین الاقوامی معاملات میں بھی ملکی حقوق کا تحفظ پہلے اور بحالی کی جدوجہد کی جائیگی۔

(11:16) سفارت کاری: سفارت کاری انتہائی حساس اور اہمیت کا حامل قومی ادارہ ہے اس میں کوئی سیاسی بھرتی نہیں کرسکتا وہی سفیر مقرر کیا جائے گا جو پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کرکے آئے، پی این آئی کی جانب سے اعلیٰ درجے کے تعیناتی و سفارت کے معیار قائم کئے جائیں گے اور ہر ملک میں ایسا سفیر بھیجا جائے گا جو اس ملک کی زبان پر عبور رکھتا ہو، سیاسی و اقتصادی اور جغرافیائی حالات سے واقفیت رکھتا ہو گا اس سلسلے میں سفراء کی باقاعدہ تربیت کی جائے گی تا کہ وہ سفیر متعلقہ ملک میں

جاکر اپنی ٹیکنیکل ٹریننگ کی وجہ سے اس ملک کے ساتھ اپنے اعلیٰ تجارتی مراسم قائم کر سکے جس سے ملک کی تجارت میں اضافہ ہو سکے اور ملکی وقار کو دوسرے ملکوں کی نظروں میں بڑھایا جاسکے گا اور وہاں مقیم پاکستانیوں کے جائز مسائل کو ترجیح بنیادوں پر عزت و وقار کے ساتھ حل کرواسکے، اس کے علاوہ اپنے ہم وطنوں کو ایسی تمام حرکات سے مانع اور باز رکھے سکے گا کہ جن سے وطن عزیز کی بدنامی ہونے کا امکان ہو گا۔

@@@@@@@@

آرٹیکل نمبر۔12

ریاست ہے کیا؟:

ایک آزاد خود مختار ریاست ہونے کی درج ذیل چار بنیادی ستون ہیں

(12:1) "آزاد خود مختار خطہ ءزمین"۔

(12:2) "افراد / قوم"۔

(12:3) ادارے (عدلیہ و دستور، قانون "قومی نظریہ")،

(12:4) "ملکی جغرافیائی حدود و وسائل کا تحفظ اور ان کو قانونی تحفظ دینے والی افواج"

کسی بھی ریاست میں یہ چار ستون لازم و ملزوم ہیں اور ان کے ہونے کے بعد ریاست وجود میں آتی ہے اور پھر اس ریاست کے فرائض و حقوق وضع کئے جاتے ہیں کیونکہ کوئی ریاست اس وقت تک اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتی جب تک ریاست کے حقوق و فرائض کا تعین نہ کر لیا جائے۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(12:5) مستقبل کی ریاست اور سمت کا تعین: 11 اگست 1947 کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے قائد کے خطاب میں ریاست کے مستقبل کی وضاحت کر دی گئی تھی، "آپ آزاد ہیں؛ آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ اس ریاست پاکستان میں اپنی مساجد یا کسی دوسری عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدہ سے ہو اس کا ریاست کے کردار سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ بانی پاکستان محمد علی جناحؒ۔

(12:6) ریاست کے فرائض:

1۔ ریاست کے اندر جتنے دفینے (خزانے ظاہر و مخفی) موجود ہیں وہ سب صرف اور صرف عوام ہی کی ملکیت ہوتے ہیں اور ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا۔

2۔ یہ حکومت وقت پر واجب / لازم ہو جاتا ہے کہ وہ ریاست کے ایماء پر ان تمام وسائل کی حفاظت اور حکمت عملی کو بروئے کار لا کر اپنے ملک و قوم کی بہتری کیلئے خرچ کرے اور حکومت وقت پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ ریاست میں بسنے والے ہر شہری کی زندگی کو یقینی بنائے اور بلا تفریق وامن، ہر شہری کے لئے کام کرنے کے مساوی مواقعوں کو بلا خوف وتردد، ونسل، عقیدہ ومذہب، مرد وخواتین، یتیم ومسکین، صحت مند واپاہج تک بلا تخسیس پہنچائے اور تمام شہریوں کے بنیادی حقوق وواجبات کا خیال رکھے۔ حکومت پر لازم ہے کہ وہ کسی صورت بھی کسی بیرونی طاقت کو ریاست پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہ دے چاہے اس میں بسنے والے چند گروہوں کی رضا ہی شامل کیوں نہ ہو، ایسی صورتحال پیدا کرنے والا یا والے تمام افراد ملک کے غدار تصور ہونگے اور ان کے خلاف سخت قانونی کاروائی کرے اور جرم ثابت ہونے پر سرعام موت کی سزا دی جائے۔ جس کے خلاف اپیل

صرف ملک کی سپریم کورٹ میں ہی کی جاسکے گی اور سپریم کورٹ اس اپیل کو 30 تیس دن کے اندر اندر نمٹانے کی پابند ہو گی اور اس بینچ کی سربراہی چیف جسٹس سپریم کورٹ کے ساتھ ملک کا صدر کرے گا۔

(12:7) ریاست کے حقوق:۔ کسی بھی ریاست کا پہلا حق یہ ہوتا ہے کہ اس کے اندر بسنے والوں کی پہلی اور آخری وفاداری صرف اور صرف ریاست سے ہو، جو ریاست کو ہر ایک چیز سے اہم اور مقدم و مقدس جانیں اور اس کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ (جان، مال اور وقت) قربان کرنے کو تیار رہیں۔

2۔ ریاست کے اندر جتنے دفینے، خزانے (ظاہر و مخفی) موجود ہیں ان پر صرف عوام اور ریاست کا ہی حق ملکیت تصور ہو گا دوسرا کوئی شریک نہ ہو گا۔ ریاست کسی صورت کسی بیرونی طاقت کو ان پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی چاہے اس میں بسنے والوں کی رضاء بھی کیوں نا شامل ہو۔ ایسی صورت میں جو کوئی اس کے خلاف اندرونی یا بیرونی سازش میں شریک ہو گا غدار تصور ہو گا اور موت کی سزا کا حق دار ہو گا۔ ریاست کے مجرم پر ذرا سا رحم بھی جرم تصور کیا جائے گا۔

(12:8) ریاستی ادارے اور اہمیت:۔

کسی بھی ریاست میں چار مرکزی ادارے ہوتے ہیں جن میں پہلا ریاست، عوام، دستور اور نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کا دفاع شامل ہیں۔ باقی سارے ذیلی ادارے داخلی و خارجی دفاعی نظام، بین الاقوامی تعلقات، عدالتیں، معاشی نظام، ذرائع آمدورفت، بندرگاہیں بری و بحری اور فضائی حدود تمام ریاستی ادارے کہلاتے ہیں اور ان تمام اداروں کی وفاداری اور وابستگی صرف ریاست سے وابستہ

پاکستان نظریاتی اتحاد

ہوتی ہے اور یہ ادارے ملک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتے ہیں ان سب اداروں کی حفاظت اور دیکھ بھال ریاست کے ایماء پر حکومت وقت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ریاست یا ان ریاستی اداروں کے خلاف "کسی کو بولنے یا ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی پروپیگنڈا کرنے یا کوئی بھی غیر قانونی عمل کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہوتی اور اگر کوئی ایسا کرے تو اس کے خلاف ملک سے غداری کا مقدمہ ریاست کا ایک عام شہری بھی درج کرواسکتا ہے جس کی سزا سرعام سزائے موت ہو گی۔

چونکہ وفاقی حکومت ان ریاستی اداروں کے حقوق اور فرائض کی محافظ ہوتی ہے اس لئے ریاستی قانون کے اطلاق و نفاذ کی تمام تر ذمہ داری وفاقی حکومت پر عائد ہوتی ہے اس طرح تمام اداروں کو وفاقی حکومت کی سرپرستی حاصل رہتی ہے، وفاقی حکومت تمام وفاقی اداروں کو پالیسی دینے اور اس پر عمل کروانے کی کُل مختار و مجاز ہوتی ہے اور اسی طرح صوبائی / بلدیات حکومتیں صوبائی اداروں کو ایسی پالیسی دیتی ہیں جو وفاقی پالیسی سے متصادم نہ ہوں، تمام ادارے اس کے تابع رہتے ہوئے اپنے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ دوسرے وفاقی اداروں کو بالخصوص افواج پاکستان کو منصوبہ بندی کے بعد جدید ترین ٹریننگ اور جدید ترین ہتھیاروں سے لیس کرنے کی کوشش ترجیح بنیادوں پر کی جائے گی۔ دفاع کے شعبہ میں ان تمام ہنر مند ذہین اور باصلاحیت افراد کی توقیر کی جائے گی جو کسی بھی شعبے میں کوئی اہم ایجاد کرنے کے اہل ہوں گے خصوصاً دفاعی پیداوار پر زیادہ توجہ مرکوز رکھی جائے گی۔ اسی طرح، بری، بحری اور فضائی طاقت میں بھی مناسب اور جدید ترین ٹیکنالوجی کا اضافہ کیا جائے گا۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(12:9)متفرق اور دیگر اہم امور:

(12:10) یہ کہ ماحولیاتی وموسمیات مسائل کا حل ایک ایسی جامع حکمت عمل کے تحت کیا جائے گا کہ جس کے ذریعے تمام بین الاقوامی معاہدوں کی پاسداری اور پائیدار ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔

(12:11) چھوٹے چھوٹے ڈیم، ایٹمی، ہوائی و شمسی توانائی اور دیگر قابل تجدید توانائی کے ذرائع کو فروغ دیکر توانائی اور بجلی کے بحران کو ختم کیا جائیگا۔

(12:12)ہر گاوں اور شہر میں پینے کیلئے صاف پانی اور بجلی مہیا کی جائے گی۔

(12:5)زرعی زمین کو سراب کرنے کے جدید طریقوں کو فروغ دیا جائے گا تاکہ پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے زیادہ موثر طریقہ سے آبپاشی کی جاسکے۔

(12:5)بین االاقوامی سرحدی پانی ودیگر مسائل پر ایک فعال کمیشن بنایا جائے گا اور اُمور خارجہ سے اس کا گہرا تعلق پیدا کیا جائے گا تاکہ ان مسائل پر پاکستان اپنا موقف احسن طریقہ سے پیش کر سکے۔

(12:5)تمام شعبہ ہائے زندگی میں صنفی امتیاز کا مکمل خاتمہ کرنے کیلئے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

(12:5)ملکی آبی ذخائر میں اضافہ کرنے کیلئے ٹھوس منصوبوں پر کم کیا جائے گا۔

(12:5)غربت، بھوک اور گداگری کے خاتمے کیلئے ٹھوس اور مثبت اقدامات کئے جائیں گے۔

(12:5)کسی بھی سطح کے سیاسی وغیر سیاسی حکومتی عہدے کے صوابدیدی اختیارات کو ختم کر دیا جائے گا۔اس طرح ہر فیصلہ دلیل کی بنیاد پر اور بروقت اقدامات یکساں طور پر انصاف اور ضابطہ کے تحت کیے جائیں گے۔اور کوئی شخص قانون سے مبراءنہ ہوگا اور نہ ہی کسی کو استثنٰی حاصل ہوگا۔

جذ سوئم

تنظیم امُور:

آرٹیکل نمبر 13:

پی این آئی تنظیم ڈھانچہ (PNI Organizational Structure)

یہ کہ پی این آئی مندرجہ ذیل تنظیموں پر مشتمل ہو گی جو وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر قائم کی جائیں گی۔ چیرمین وفاق اور صوبائی تنظیموں کی سرپرستی کریں گے۔

(13:1) یہ کہ پی این آئی کی تنظیم سازی وارڈ، گاوں / موضع، یونین کونسل، ٹاون، تحصیل، ضلع، ڈویزن / ریجن، صوبہ، اور ہر اس علاقہ میں جو پاکستان کی حدود میں ہے کی سطح پر کی جائے گی۔ ہر سطح کی تنظیم پارٹی قواعد وضوابط کے تحت کام کرے گی۔

(13:2) **وفاقی مرکزی تنظیم:** جس کا سربراہ چیرمین / صدر پارٹی ہو گا وفاقی تنظیم ریاستی نظریاتی کونسل ہو گی۔ جو شیڈو گورنمنٹ کونسل، تربیتی اکیڈمی، تھنک ٹینک اور مرکزی مجلس عاملہ کے ممبران پر مشتمل ہو گی کسی بھی معاملا پر ریاستی نظریاتی کونسل کا فیصلہ حتمی ہو گا جبکہ مرکزی مجلس عاملہ کا کام ریاستی نظریاتی کونسل کے فیصلوں کے نفاذ کو یقینی بنانا ہو گا اور ساتھ ہی ساتھ قواعد وضوابط کے مطابق دیگر پارٹی امور کو سرانجام دینے میں بھی معاونت کرنا ہو گی۔ ریاستی نظریاتی کونسل کوئی بھی توجہ طلب معاملہ مرکزی مجلس عاملہ کو بھجوا سکتی ہے۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(13:3)ریاستی نظریاتی کونسل:اس نظریاتی کونسل کا مقصد ریاست کی نمائندگی کرنا اور ریاست کے حقوق و واجبات کا تحفظ کرنا ہے۔اس کونسل میں ان تمام اہل علم اور خصوصی شعبہ جات میں مہارت رکھنے والے افراد کو شامل کیا جائے گا جن کی دینی، دنیاوی علمی قابلیت و تجربہ و خدمات، نظریہ پاکستان اور پارٹی کے نظریہ پر مکمل یقین و اتفاق ہو گا۔ نظریاتی کونسل کی سربراہی پی این آئی کے چیرمین / صدر کریں گے اور اس ضمن میں قواعد و ضوابط الگ سے مرتب کر کے پارٹی کی ریاستی نظریاتی کونسل کا عمل اور طریق کار کو واضع کیا جائے گا۔

(13:4)وفاقی مجلس عاملہ:

وفاقی مجلس عاملہ، شیڈو گورنمنٹ کونسل، تربیتی اکیڈمی، تھنک ٹینک، کی سربراہی، پی این آئی کے چیرمین / صدر کریں گے جبکہ کور کمیٹی)سی ای سی(ذیلی و معاون پادی ہو گی جو مرکزی مجلس عاملہ سے منتخب کی جائے گی اور یہ چند ارکان پر مشتمل ہو گی جو چیرمین / صدر سے منظوری کے بعد عمل میں لائی جائے گی۔ مرکزی مجلس عاملہ کے ممبران میں صوبوں، ریجن، ضلع، تحصیل اور یونین کونسل کی سطح کے صدور بھی شامل ہونگے۔ مرکزی مجلس عاملہ سے لئے گئے پچیس سے پینتیس افراد کے علاوہ تمام مذاہب اور پارٹی کی معاون و ذیلی تنظیم کے متعلقہ دیگر سفارش کردہ نمائندہ بھی شامل کئے جائیں گے۔ سیکریٹری جنرل تمام نامزدگیوں کا نوٹیفکیشن چیرمین / صدر پی این آئی کی منظوری کے بعد کرے گا۔

(13:5)تربیتی اکیڈمی:

اس تربیتی اکیڈمی کا بنیادی کام سیاسی قیادت کی تربیت کرنا ہو گا اور ضرورت کے تحت تراش خراش کر کے قائدانہ صلاحیت اور شخصیت کو ابھارنا ہو گا کہ عام آدمی کو ہر اعتبار سے تیار کر کے عمل وفلاحی سیاست میں لایا جاسکے۔ تربیتی اکیڈمی کا قیام جلد سے جلد کیا جائے گا اور اسے جدید ترین سہولتوں سے آراستہ بھی کیا جائے گا۔ اس اکیڈمی میں قابل اساتذہ کا تقرر کیا جائے گا۔ اس اکیڈمی کا مقصد زندگی کے ہر شعبہ جات کے لئے نوجوان نسل کو حکومتی امور چلانے کیلیئے تیار کرنا ہو گا اور اسی اکیڈمی کی سفارشات پر ہی الیکشن میں حصہ لیا جاسکے گا۔ یہ تربیتی اکیڈمی بلاواسطہ اپنی سفارشات الیکشن امیدوار کیلیئے مرکزی مجلس عاملہ کو بھیجنے کی بھی پابند ہو گی، علاوہ ازیں کسی بھی ناانصافی کے خلاف اپنی سفارشات مرکزی مجلس عاملہ کو بھجوا سکتی ہے۔ اس اکیڈمی کیلیئے قواعد وضوابط الگ سے بنائے جائیں گے جو پی این آئی کی مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد نافذ العمل ہونگے۔

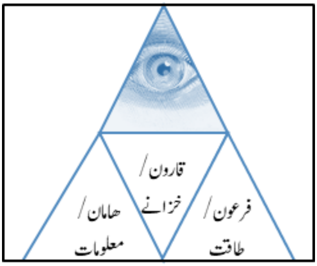

(13:6)لامتناہی تربیتی سلسلہ

پی این آئی میں تین سالہ سیاسی تربیتی سلسلہ شروع کیا جائے گا تا کہ مستقبل کی قیادت کو تیار کیا جا سکے۔ ہر سیاسی جماعت میں یہ ادارہ قائم کئے بغیر مقامی و قومی لیڈر شپ تیار نہیں کی جاسکتی۔ پارٹی مین ہر پوزیشن تین سال پر محیط ہو گی اس سے پارٹی میں تدریس اور تربیت سے آگے ترقی کے مواقع اور لوگوں میں مقابلے کی فضاء قائم کرے گا کسی ممبر کی اور کوئی بھی غیر اخلاقی حرکت پارٹی پوزیشن اور نکالے جانے کا باعث بن سکتی ہے۔

(13:7) شیڈو گورنمنٹ کونسل:

اس کونسل میں تمام اہل علم اور خصوصی شعبہ جات میں مہارت رکھنے والے افراد کو شامل کیا جائے گا ۔اس کونسل کے ممبران تھنک ٹینک کی طرز پر کام کریں گے اور ہر تین کے بعد اجلاس منعقد ہو گا اور اس اجلاس کے صدر اور سیکریٹری کے فرائض انجام دینے والوں کے نام کا انتخاب حروف تہجی کے حساب سے ترتیب سے دیا جائے گا۔اس طرح ہر ایک ممبر کو سربر آہی کی سطح پر اپنی خدمات سرا نجام دینے کا موقع مل سکے گا۔

(13:8)شیڈو گورنمنٹ کونسل کا ابتدائی قیام:صدر پی این آئی کی منظوری کے بعد کیا جائے گا۔بعد ازاں کونسل میں ممبران کا اضافہ کونسل کے اجلاس میں سفارش کردہ افراد کے ذریعے ہو گا جن کی حتمی منظوری صدر پی این آئی سے لینا ضروری ہو گی۔

(13:9) تھنک ٹینک:

پی این آئی کے فکری عملی وپالیسی کی سطح پر رہنمائی کیلئے پیپلز تھنک ٹینک بنایا جائے گا جس میں مختلف مکتب فکر اور شعبہ ہائے زندگی سے وابسطہ ماہرین کو شامل کیا جائے گا یا کہ ہر شعبہ زندگی میں تکنیکی معاونت حاصل کی جا سکے۔ اس ضمن میں قواعد وضوابط الگ سے مرتب کئے جائیں گے جو پی این آئی کی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد نافذ العمل ہونگے۔

(13:10) صوبائی تنظیم اور اسکا طریق کار:

پی این آئی کی صوبائی تنظیم 'صوبائی کونسل (Provincial Council)، صوبائی مجلس عاملہ (Provincial Executive Committee) اور صوبائی کور کمیٹی پر مشتمل ہوگی۔ صوبائی کونسل اور صوبائی کور کمیٹی کی سربراہی پی این آئی کا صوبائی صدر کرے گا۔ صوبائی کونسل کے ممبران کی ٹیم یونین کونسل 'تحصیل 'اضلاع اور ڈویزن کے صدور پر مشتمل ہوگی۔ صوبائی مجلس عاملہ کا قیام مرکز کی طرز پر ہی ہوگا اور دیگر افراد بھی اسی طرح شامل کئے جائیں گے۔ صوبائی مجلس عاملہ سے منظور کردہ اور بھیجی گئی سفارشات یا مرکزی مجلس عاملہ مشاورتی عمل کے بعد کوئی بھی حتمی فیصلہ کرسکتی ہے۔ مقامی حکومتوں سے متعلق پارٹی امور پر قواعد وضوابط کے مطابق فیصلہ سازی کا اختیار صوبائی مجلس عاملہ کو ہوگا۔

(13:11) ریجنل تنظیم: یہ کہ ریجنل کونسل (Regional Council, Regional Executive council) ریجنل مجلس عاملہ، (Regional Core Committee) اور ریجنل

کور کمیٹی پر مشتمل ہو گی جن کی سربراہی پی این آئی کا ریجنل صدر کرے گا اور ریجنل کونسل کے ممبر ان کی ٹیم یونین کونسل' تحصیل' اضلاع اور ریجن کے صدور پر مشتمل ہو گی۔ ریجنل مجلس عاملہ کی تشکیل کا عمل بھی مرکز اور صوبائی مجلس کی طرز پر ہی ہو گا۔ ریجنل مجلس عاملہ سے منظور کردہ سفارشات پر صوبائی مجلس عاملہ مشاورتی عمل کے بعد کوئی بھی حتمی فیصلہ کر سکتی ہے۔ ریجنل مجلس عاملہ کا کام پارٹی کے متعلق آگاہی کے کام کی نگرانی و معاونت کرتا ہے۔

(13:12) دیگر سطح کی تنظیمیں:

یہ کہ پی این آئی کی دیگر تنظیمیں جن میں ضلع، تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر ہیں وہ بھی وفاقی، صوبائی و ریجنل طرز پر ہی بنائی جائیں گے اور متعلقہ سطح کے صدور سربراہی کریں گے۔ جن کا کام نچلی سطح پر پارٹی کی زیادہ سے زیادہ ممبر سازی کرنا ہو گا اس طرح نئی قیادت کی تلاش اور تیاری با آسانی عمل میں لائی جاسکے گی یہ طریقہ امیدواروں کو اخلاقی' قانونی اور ملک و قوم کی خدمت کے طریق کار کی تربیت دیں گی تاکہ ملک میں ہونے والے ہر ظلم کو احسن طریقہ سے روکا اور ختم کیا جا سکے کیونکہ اخلاق و اخلاص اور دل سے کئے گئے کام پارٹی کی کارکردگی پر اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

(13:13) معاون تنظیمیں:

پی این آئی کی طرف سے پاکستان میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کیلئے معاون تنظیمیں بنائی جائیں گی جن میں الیکشن کمیشن آف پی این آئی ' لیبر / مزدور ونگ، کسان ونگ، ویمن ونگ، یوتھ ونگ اور سٹوڈینٹ آرگنائزیشن پر مشتمل ہو نگی۔ پی این آئی غیر مسلم ونگ اور سپیشل افراد کی تنظیم بھی شامل ہو نگی۔ جبکہ ان کے علاوہ بھی ضرورت کے تحت ذیلی یونٹس کسی وقت بھی بنائے جاسکیں گے۔ لیکن ا

ن تمام ذیلی یونٹس کے قواعد وضوابط کی مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد الگ الگ مرتب کر کے نافذ کئے جائیں گے۔

(13:14) بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی تنظیم:

پی این آئی بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے ایک الگ معاون ذیلی تنظیم بنائی جائے گی جو اپنے نمائندہ قواعد وضوابط کے تحت خود منتخب کریں گے اور پارٹی کی نظریاتی کونسل و تھنک ٹینک میں اپنے نمائندہ نامزد بھی خود ہی کریں گے۔ اس ضمن میں ذیلی تنظیم کے قواعد وضوابط مرکزی مجلس عاملہ سے منظوری کے بعد الگ الگ مرتب کر کے نافذ کئے جائیں گے۔

(13:15) تنظیموں کے عہدے داران اور اراکین:

ہر سطح کی تنظیم کم از کم ۵۰ کارکنان پر مشتمل ہو گی جن میں صدر، نائب صدر، جنرل سیکریٹری، فنانس سیکریٹری اور انفارمیشن سیکریٹری شامل ہو گے باقی عہدے باہمی مشاورت اور ضرورت کے مطابق عمل میں لائے جائیں گے۔

@@@@@@@@@@@@@@

پاکستان نظریاتی اتحاد

آرٹیکل نمبر۔14:

رہنماوں کی تعلیم اور مدت (Qualifications and Tenure)

(14:1) پارٹی عہدے دار کی بنیادی اہلیت: وہ شخص جو کم از کم ایک سال پارٹی ممبر شپ کا عرصہ گزار چکا ہو اور اعلیٰ اخلاق و کردار کا حامل ہو، تعلیم یافتہ ہو اور پارٹی کیلیئے اس کی مثبت خدمات ہوں، پارٹی الیکشن یا نامزدگی کے وضع کردہ قواعد وضوابط اور اصولوں پر پورا اترتا ہو تو وہ پارٹی عہدہ لینے کا مجاز ہو گا۔

(14:2) پارٹی الیکشن عہدار کی عمر: پارٹی الیکشن میں حصہ لینے والے امیدوار کی عمر کم از کم 20 سال ہونا ضروری ہے۔

(14:3) پارٹی عہدے کی معیاد: کسی بھی پارٹی عہدہ کی معیاد زیادہ سے زیادہ تین سال ہو گی اور دوسری معیاد اس کی کارکردگی اور اعلیٰ اخلاقی معیار پر منحصر ہو گی۔ تیسری مرتبہ کوئی پارٹی عہدہ دار ایک ہی سطح کی تنظیم میں نہیں رکھ سکتا۔ اور ہر سطح کے منتخب صدر کیلیئے یہ لازم ہو گا کہ وہ زیادہ سے زیادہ دو معیاد ایک سطح کی تنظیم میں پوری ہونے پر اوپر کی سطح کیلیئے کوشش کرے۔ ایسے تمام عہدہ داران جو ایک سطح پر دو معیاد پوری کر چکے ہوں اور اگلی سطح پر نہ جانا چاہتے ہوں تو وہ پھر اپنی مرضی سے تھنک ٹینک کا حصہ بن سکتے ہیں اور یا پھر حکومتی الیکشن میں بھی جا سکتے ہیں اس ضمن میں کسی کو استثنیٰ حاصل نہ ہو گا۔

(14:4) پارٹی عہدے دار کے الیکشن میں حصہ لینے کی شرط:

حکومتی الیکشن میں حصہ لینے کیلئے پارٹی عہدے دار کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا لازم ہو گا کیونکہ ایک وقت میں پارٹی پالیسی کے مطابق کوئی بھی شخص دو عہدے نہیں رکھ سکتا ہے اور اس ضمن میں کسی کو بھی استثنیٰ حاصل نہیں ہو گا۔

@@@@@@@@@@@@@@

آرٹیکل نمبر۔15

پارٹی عہدے داروں کا دائرہ اختیار

(Functions and Powers، Party Positions

(15:1)مرکزی صدر:

مرکزی صدر کا کام نگرانی اور سربراہی کا ہے اس کے علاوہ وہ ریاستی نظریاتی کونسل کے آئین کے مطابق دیگر امورِ سلطنت بھی سرانجام دے گا اور سالانہ پارٹی کنونشن کی صدارت بھی کرے گا۔ صدر کا تقرر ایک نامزد کردہ کمیٹی کے ذریعے کیا جائے گا۔ موجودہ صدر کی مدت پوری ہونے سے تین ماہ قبل یہ عمل شروع کر دیا جائے گا۔ نام زدگی کرنے والی کمیٹی پانچ سینئر ممبران پر مشتمل ہو گی جسے مرکزی مجلس عاملہ تشکیل دے گی۔ نامزدگی کمیٹی، پارٹی کے پانچ ممبران کے نام پورے ملک سے چن کر مرکزی مجلس عاملہ میں پیش کریگی جن میں سے ایک کو باہمی مشاورت سے چنا جائے گا۔

اگر موجودہ صدر دوسری دفعہ حصہ لینا چاہے تو اس کا نام بھی نامزد ممبران میں شامل کر کے مرکزی مجلس عاملہ کو بھیج دیا جائے گا۔

(15:2) تنظیم کے صدر کی ذمہ داریاں: کسی بھی سطح کا صدر اس سطح کا چیف ایگزیکٹیو بھی ہو گا اور ضابطے کے مطابق پارٹی امور سر انجام دے گا۔

(15:3) تنظیم کے نائب صدر کی ذمہ داریاں:

صدر کے دیے ہوئے امور بجالانے کا ذمہ دار ہو گا اور ضابطے کے مطابق پارٹی امور سر انجام دیگا اور صدر کے درست کام میں معاونت کرے گا۔

(15:4) جنرل سیکریٹری:

صدر کے بعد تمام تنظیمی امور کا ذمہ دار ہو گا اور ضابطے کے مطابق پارٹی امور سر انجام دیگا اور صدر کے درست کام میں معاونت کرے گا، ہر میٹنگ میں حاضر رہے گا، تنظیم اور ورکنگ کمیٹی کا ایجنڈا صدر کی ہدایت پر تیار کرے گا اور اس کا رکارڈ رکھے گا، پارٹی کی معاشی تفصیل صدر کی منظوری کے لئے پیش کرے گا۔

(15:5) سیاسی مشیر: کسی بھی سطح کے ایگزیکٹیو کا ایک سے زیادہ سیاسی مشیر ہونگے اور وہ ضابطے کے مطابق پارٹی امور سر انجام دیں گے۔

(15:6) پارٹی کے ترجمان:

پارٹی کے ان فیصلوں کو جن میں عوامی مسائل کے حل پیش کئے گئے ہوں گے عوام تک میڈیا کے ذریعے سے آگاہ کرنے کے فرائض ادا کریں گے۔

(15:7)سیاسی کوآرڈینیٹرز: پارٹی پالیسی کے مطابق عوام کے ساتھ اور دوسری پارٹیوں سے بہتر تعلقات بنانے اور ان کے مسائل سے آگاہ کرنے کے فرائض ادا کریں گے۔

(15:8)انفارمیشن سیکریٹری:

پارٹی پالیسی کے مطابق میڈیا اور عوام کے ساتھ بہتر تعلقات بنانے اور ان کے مسائل سے آگاہ کرنے کے فرائض ادا کریں گے۔

(15:9)فنانس سیکریٹری: تمام فنانس اور اکاونٹ کے نظام کا خیال رکھیں گے اور ضابطے کے مطابق پارٹی امور سرانجام دیں گے۔

(15:10)دیگر پوزیشنز: دیگر عہدے داران کی ذمہ داریوں کا تعین صدر اور جنرل سیکریٹری کی باہمی مشاورت سے کیا جائے گا جن کی تفصیل نوٹیفکیشن میں واضح کی جائے گی۔

@@@@@@@@@@@@

آرٹیکل نمبر۔16

فنڈز کی وصولی اور جمع کرنے کے قواعد وضوابط (Receipt and Collection of Fund)

یہ کہ تمام فنڈز کی وصولی الیکشن کمیشن آف پاکستان کے الیکشن کمیشن ایکٹ 204 قوانین کے مطابق کی جائے گی اس ضمن میں افراد سے فنڈز لئے جاسکیں گے اور کسی بھی بیرونی ادارے سے کوئی فنڈ نہیں لیا جائے گا۔ ہر فنڈ کی رسید دی جائے گی اور وصولی کا اندراج بک آف اکاونٹس میں کیا جائیگا۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

آرٹیکل نمبر۔17

فنانس، اکاونٹس اور آڈٹ کا نظام

(Finance, Accounts and Audit System)

یہ کہ پارٹی فنانس، اکاونٹس اور آڈٹ کا ڈیپارٹمنٹ مرکزی سطح پر قائم کیا جائے گا ہر سطح کی تنظیم کے تمام عہدے دار پارٹی اخراجات باہمی مشاورت سے طے اور ادا کریں گے۔ تمام ٹرانزیکشن بنک اکاونٹس کے ذریعے سے کی جائیگی جس کیلئے پارٹی کا مرکزی سطح پر ایک بنک اکاونٹ اور دیگر ذیلی بنک اکاونٹس کھولے جائیں گے تاکہ ممبر شپ فیس، فنڈنگ کی رقم اور اخراجات کی الگ الگ مینجمنٹ کی جاسکے۔ ضرورت کے تحت صوبوں، ریجن یا دیگر سطح پر بھی بنک اکاونٹ پارٹی صدر کی اجازت سے ہی کھولے جاسکیں گے۔ پارٹی صدر کسی بھی اکاونٹ کے دستخط کنندگان کا نام منظور کرے گا البتہ بنک اکاونٹ فنانس سیکریٹری کے ساتھ چلائے جائیں گے۔ پارٹی کا سہ ماہی بنیادوں پر اندرونی آڈٹ کیا جائے گا اور ہر سال بیرونی آڈٹ چارٹرڈ اکاونٹینٹ سے کرایا جائے گا۔ مالی سال کا آغاز ہر سال ۳۰ جون سے ہو گا جو ۱۲ مہینے پر محیط ہو گا۔

آرٹیکل۔18

تنازعات کا حل (Procedure for Resolution of Disputes)

پارٹی تنازعات کے حل کیلئے پارٹی مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری سے پارٹی ڈسپلن ایکٹ کے مطابق حل کئے جائیں گے تاہم وقت ضرورت، پارٹی صدور بھی اپنی اپنی سطح پر پارٹی ڈسپلن ایکٹ کے مطابق تنازعات کا حل کرنے کے مجاز ہوں گے اور کسی بھی سطح کے صدور کا کوئی فیصلہ پارٹی ممبر کو مناسب / ٹھیک نہ لگے تو وہ اس فیصلے کے خلاف مرکزی مجلس عاملہ میں اپیل کرنے کا حق رکھتا ہے جس کا فیصلہ 30 دن کے اندر اندر مرکزی مجلس عاملہ کرنے کی پابند ہوگی۔

آرٹیکل۔19

آئین میں ترمیم کا طریقہ (Amendment to the Constitution)

پی این آئی کے آئین میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرنے یا کروانے کے لئے سب سے پہلے تجویز کنندہ اپنی تجویز تفصیلی طور پر لکھ کر تھنک ٹینک کو دے گا جس پر تھنک ٹینک اپنی سفارشات کے ساتھ یہ تجویز 30 دن کے اندر اندر مرکزی مجلس عاملہ کو بھیجنے کا پابند ہوگا اور پھر مرکزی مجلس عاملہ اس کا بغور جائزہ لے کر فیصلہ کرے گی کہ یہ تجویز ملک و قوم کی بہتری کیلئے ضروری ہے کہ نہیں، اگر اس تجویز میں ملک و قوم کی بہتری ہوگی تو اس تجویز کو آئین میں شامل کر دیا جائے گا اور اگر قابل سماعت اور قابل تبدیلی تجویز نہ ہوئی تو بھی ایک تفصیلی فیصلہ مرکزی مجلس عاملہ کی طرف سے جاری کیا

پاکستان نظریاتی اتحاد

جائے گا جس کا نسخہ تجویز کنندہ کے ساتھ ساتھ پبلک کیلئے بھی شائع کیا جائے گا فیصلے کا یہ عمل دونوں صورتوں میں شائع کیا جائے گا اور اچھی تجویز دینے والے کو بہترین تجویز/کارکردگی ک مرکزی مجلس عاملہ کی طرف سے سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا جائے گا کیونکہ ہر پارٹی ممبر کو اپنے علاقے کی حالت بہتر کرنے کیلئے مثبت تجاویز جمع کرانے کا پورا پورا حق ہے کیونکہ اس پارٹی کے وجود کا مقصد پاکستان میں ملک و قوم کی بہتری ہے اللہ تعالی ہماری اس پارٹی کو ایسا کرنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرمائے آمین۔

پی این آئی دستور مکمل ہوا، لیکن بہتری کی گنجائش کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

@@@@@@@@@

اختتامی کلمات:۔

پی این آئی کا یہ مسودہ دستور ساز کمیٹی کے کل وقتی ممبران جناب ارشد نعیم چوہدری اور جناب رانا محمد طارق صاحب نے باہمی مشاورت اور مختلف ممبران واحباب کی تجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا۔ الیکشن کمیشن سے دستور کی منظوری کے بعد یہ دستور ساز کمیٹی خود بخود ریاستی نظریاتی کونسل میں تبدیل ہو جائے گی۔

خصوصی نوٹ: پی این آئی جناب رانا محمد طارق صاحب، ثناءاللہ صاحب اور دوسرے تمام احباب کے بے حد مشکور ہیں جنھوں نے اس مسودہ کی پروف ریڈنگ اور تدوین وترتیب میں اپنا قیمتی وقت صرف کیا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد ان کی یہ کاوشیں ہی مسودے کی تکمیل کا سبب بنی ہیں اور ہم ان تمام شخصیات کے بھی مشکور ہیں جنھوں نے اسکی تکمیل میں کسی بھی قسم کا تعاون کیا ہے جس سے ہماری آنے والی نسلیں مستفید ہو سکیں گی۔ آخر میں ہماری ٹیم کی اپنے رب العزت سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں ملک وقوم کی بہتری کیلئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی شیاطین کے شر سے محفوظ فرمائے آمین ثمہ آمین۔

@@@@@@@@@@

پاکستان نظریاتی اتحاد

حوالہ جاتی کتب۔

- قائد اعظم کا نظریہ سیاست۔ قیوم نظامی
- اسلامی ریاست۔ مولانا مودودی
- قرآن اور اقبال۔ پرویز
- قائدِ اعظم چیلنج سیکولرازم۔ آزاد بن حیدر

مرکزی دفتر

پاکستان نظریاتی اتحاد

C-105، کینٹ بازار ملیر کینٹ کراچی اور اسلام آباد

ختم شد

پاکستان نظریاتی اتحاد